صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 14 ستمبر 2020ء بمطابق 25 محرم الحرام 1442 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر پانچ منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔

فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَکَانَتْ وَرْدَۃً کَالدِّھَانِ o فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ o فَیَوْمَئِذٍ لَّا یُسْئَلُ عَنْ ذَنْۢبِہٖٓ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ o فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ o یُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِیْمٰھُمْ فَیُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِیْ وَ الْاَقْدَامِ o فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ o ھٰذِہٖ جَھَنَّمُ الَّتِیْ یُکَذِّبُ بِھَا الْمُجْرِمُوْنَ o یَطُوْفُوْنَ بَیْنَھَا وَبَیْنَ حَمِیْمٍ اٰنٍ o فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ o وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتٰنِ o فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ۔

(ترجمہ): اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ پھر کیا بنے گا (اس وقت) جب آسمان پھٹے گا اور لال چمڑے کی طرح سرخ ہو جائے گا؟ اے جن وانس (اس وقت) تم اپنے رب کی کن کن قدرتوں کو جھٹلاؤ گے؟ اس روز کسی انسان سے اور کسی جن سے اس کا گناہ پوچھنے کی ضرورت نہ ہو گی، پھر (دیکھ لیا جائے گا کہ) تم دونوں گروہ اپنے رب کے کن کن احسانات کا انکار کرتے ہو۔ مجرم وہاں اپنے چہروں سے پہچان لئے جائیں گے اور انہیں پیشانی کے بالوں اور پاؤں پکڑ کر گھسیٹا جائے گا۔ (اس وقت) تم اپنے رب کی کن کن قدرتوں کو جھٹلاؤ گے۔ (اس وقت کہا جائے گا) یہ وہی جہنم ہے کہ جس کو مجرمین جھوٹ قرار دیا کرتے تھے۔ اسی جہنم اور کھولتے ہوئے پانی کے درمیان وہ گردش کرتے رہیں گے۔ پھر تم اپنے رب کے کن کن قدرتوں کو جھٹلاؤ گے؟ اور ہر اس شخص کے لئے جو اپنے رب کے حضور پیش ہونے کا خوف رکھتا ہو، دو باغ ہیں۔ اپنے رب کے کن کن انعامات کو تم جھٹلاؤ گے۔ صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیمِ۔

جناب سپیکر: جزاک اللہ۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب سپیکر: کوئسچنز آور: کوئسچن نمبر 6967،جناب صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب،جناب صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب۔

جناب سپیکر: جناب صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب نہیں ہے تو یہ کوئسچن Lapse ہو گیا۔کوئسچن نمبر 7119، محترمہ ریحانہ اسماعیل صاحبہ۔

* 7119 _ محترمہ ریحانہ اسماعیل: کیاوزیر ٹرانسپورٹ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ کہ بی آر ٹی منصوبہ میں سائیکل ٹریک بنایا گیا ہے؛

(ب) اگر(الف) کا جواب اثبات میں ہو تو یہ ٹریک کل کتنے کلو میٹر ہے اور کہاں تک تعمیر ہوا ہے اور کہاں سے کہاں تک تعمیر نہیں ہوا ہے، نیز جس جگہ پر ٹریک تعمیر نہیں ہوا ہے اس کی وجہ کیا ہے اوراس کی تعمیر کب تک ہو گی، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شاہ محمد خان (وزیر ٹرانسپورٹ) (جواب معاون خصوصی برائے بلدیات نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) ریچ ون: کل لمبائی 7200 میٹر ہے جس میں 500 میٹر کا کام باقی ہے (انٹری اور ایگزیٹ)،اس پر سٹے آرڈر لیا گیا ہے۔

ریچ ٹو: کل لمبائی 1950 میٹر ہے، 1525 میٹر کا کام مکمل ہے جبکہ 225 میٹر باقی ہے۔نامکمل ہونے کی وجہ لیڈی ریڈنگ ہسپتال کے پاس چڑھنے کے لئے جگہ چاہیئے۔سائیکل ٹریک سے اترنے والی ریمپ اور ریلوئے ٹریک کراسنگ پر کام باقی ہے جس کے لئے ریلوئے انتظامیہ سے ابھی تک اجازت نہیں ملی۔

ریچ تھری: کل لمبائی 13983 میٹر ہے جس میں آدھا کام ہوا ہے۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: شکریہ جناب سپیکر۔جناب، میں نے یہ بی آر ٹی کے سائیکل ٹریک کے لئے کوئسچن کیا تھا کہ یہ ٹریک کل کتنے کلو میٹر ہے؟ توانہوں نے جواب مجھے تین حصوں میں دیا ہے، ریچ ون، ٹو اور تھری لیکن کتنے کلو میٹر ہے،اس کا مجھے نہیں بتایا گیا۔

جناب سپیکر: آپ Continue رکھیں۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: جناب منسٹر صاحب مجھے یہ بتادیں کہ کل کتنے کلو میٹر ہے اور انہوں نے جو فگرز دیئے ہیں، اس میں بھی کافی فرق ہے، اس پہ بھی میں بات کرونگی۔

Mr. Speaker: Minister Transport, Minister Transport, to respond please. Ji, Kamran Bangash Sahib.

معاون خصوصی برائے بلدیات: سپیکر صاحب، آپ کا شکریہ۔ جو میڈم نے کوسچن پوچھا ہے 7119، یہ بی آر ٹی سائیکل ٹریک کے حوالے سے ہے اور وہ جو پشاور یونیورسٹی اور حیات آباد کا جوایریا ہے وہاں پہ اس کو Cover کر دیا گیا ہے۔ باقی ان کے Concerns ہیں، اگر وہ بتادیں کیونکہ کوسچن تو بڑا، Answer تو بڑا Elaborate ان کو جا چکا ہے، اگر وہ اور ان کے Concerns ہیں تو وہ پوچھ سکتی ہیں۔

جناب سپیکر: جی میڈم ریحانہ اسماعیل خان صاحبہ۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: جی میں نے، کل کتنے کلو میٹر ہے؟ اس کے بارے میں پوچھا تھا تو یہ بی آر ٹی تو 27 کلو میٹر ہے اور انہوں نے مجھے جو جواب میں ریچ ون، ٹو، تھری بتایا ہے، میٹر میں انہوں نے بتایا ہے وہ میں نے Calculate کیا ہے، تو وہ 23133 میٹر یہ بنتا ہے، 23 کلو میٹر، تو یہ میری ایک دوسری بہن نے بھی آگے اس میں کوسچن ہے تو اس کے جواب وہ لوگ کہتے ہیں، آپ ہی ڈیپارٹمنٹ، اس کا جواب ہے کہ یہ پچیس کلو میٹر اور ساتھ میں تین Elevator پہ ہے، تو وہ تو 28 کلو میٹر بنتا ہے، تو ایک ہی دن میں ہمارے کوسچنز ہیں اور دونوں میں اتنا تضاد کیوں ہے؟

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

معاون خصوصی برائے بلدیات: سر، یہ جو میڈم ہے انہوں نے سائیکل ٹریک کی بات ہے، تو یہ جو ڈیٹیلز ان کو دی گئی ہیں کہ ریچ ون میں کل لمبائی جو سائیکل ٹریک کی ہے وہ 7200 میٹر ہے، ریچ ٹو پہ کل لمبائی 1950 میٹر ہے جس پر 1525 میٹر کا کام مکمل ہے، ریچ تھری جو ہے وہ کل لمبائی 13983 میٹر ہے جس میں آدھا کام ہوا ہے، تو یہ ان کو بتادیا گیا کہ یہ سائیکل ٹریک کے حوالے سے ان کا کوسچن تھا، اگر اور بی آر ٹی کے بارے میں ان کو کوئی اور کوسچنز ہیں تو وہ بتادیں۔

جناب سپیکر: جی۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: میں یہ کہہ رہی ہوں کہ ہمارے کوسچن کو سیریس نہیں لیا جاتا، ہمیں صحیح جواب نہیں دیئے جاتے ہیں۔ یہ ریچ ٹو آپ ذرا Calculate کریں، کل لمبائی آپ بتا رہے ہیں 1950 میٹر، جس

میں سے 1525 میٹر کا کام مکمل ہے جبکہ 225 میٹر باقی ہے، اگر اس کو ہم جمع کرتے ہیں تو یہ 1750 میٹر آتا ہے، آپ ٹوٹل بتا رہے ہیں 1950 میٹر، تو یہ 200 میٹر کہاں گیا؟

جناب سپیکر: جی کامران صاحب۔

معاون خصوصی برائے بلدیات: سر، یہ سائیکل ٹریک کی جو وہ بات کر رہی ہیں اس کی Calculation بتائی ہوئی ہے انہوں نے، تو سائیکل ٹریک میں وہ مجھے سمجھ نہیں آ رہی ہے کہ ان کو کہاں پہ کوئی کنفیوژن ہے؟ ان کا کوسچن سائیکل ٹریک سے Related ہے اور جو ڈیپارٹمنٹ نے ڈیٹیلز دی ہیں وہ سائیکل ٹریک کی بتائی ہوئی ہیں کہ اتنے میٹرز جو ہے اس میں سائیکل ٹریک ہے۔

جناب سپیکر: پھر تو ٹھیک ہے نا، ریحانہ اسماعیل صاحبہ۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: منسٹر صاحب صحیح کوسچن Read کر لیں تو اس کو خود ہی فرق نظر آ جائے گا، جو میں کوسچن پوچھنا چاہ رہی ہوں اور جو سائیکل ٹریک یہ ابھی Physically ہے بھی نہیں، اس تینوں جواب میں کہا گیا ہے کہ ریچ ون پہ انٹری پہ تو سٹے آرڈر ہے، سٹے آرڈر تو کس چیز کا ہے؟ دوسرا ریچ ٹو پہ ہے تو وہ ایل آر اتچ کے پاس جو ہے ریلوے انتظامیہ اجازت نہیں دے رہی ہے، تو یہ کیا Possible ہو گا کہ یہ سائیکل ٹریک شروع ہو جائے گا؟ اور ہم تو امید کرتے تھے کہ ہمارے ممبران صاحبان سائیکل پہ آیا کریں گے، ذرا "نیا پاکستان" میں ان کو بھی آسانی ہو گی۔

جناب سپیکر: جی کامران صاحب۔

معاون خصوصی برائے بلدیات: سر، جو میڈم فرما رہی ہیں کہ ان کو سائیکل پہ وہ آنا چاہتی ہیں تو وہ ابھی بھی آ جا سکتی ہیں، ان کو کوئی قدغن نہیں ہے اس طرح کی، جو اس کو سچن سے Related ہے، اگر ان کو ابھی بھی کوئی ابہام ہے تو بے شک وہ ڈسکس کر لیں، ہم ان کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں، اس میں اگر کسی جگہ پہ Missing ہے تو وہ واٹر چینلز بھی ہیں سیوریج سسٹم بھی ہے ڈرینج کا پورا سسٹم بھی ہے، اگر وہ Calculation کی بات کر رہی ہیں تو وہ ایریا جو ہے وہ ادھر Cover up ہوتا ہے، اگر ان کو پھر بھی کوئی بھی ابہام ہے تو وہ بتا دیں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں وقفے میں ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ ان کو بٹھا دیں تاکہ ان کے جو Quarries ہیں وہ اگر ایڈریس نہیں ہو رہی تو ایڈریس ہو جائیں۔ ٹھیک ہے میڈم۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: جناب سپیکر صاحب، اس کوسچن میں تضاد بہت ہے، یہ بھی دیکھ لیں ذرا۔

جناب سپیکر: یہ آپ کو بٹھا دیتے ہیں ان کے ساتھ۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے جی۔

جناب سپیکر: کوسچن نمبر 7262، محترمہ حمیرا خاتون صاحبہ۔

* 7262 _ محترمہ حمیرا خاتون: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) بی آر ٹی پشاور میں بسوں کی کل تعداد کیا ہے، اب تک کتنی بسیں کتنے مراحل میں اور کس کس ملک سے منگوائی گئی ہیں؛

(ب) مذکورہ منصوبہ کے لئے اب تک بھرتی ہونے والے افراد کا نام، سکیل اور تقرری کی تاریخ کیا ہے؛

(ج) مذکورہ منصوبہ میں شامل سائیکل ٹریک کہاں سے کہاں تک ہے، نیز اب تک اس منصوبہ کے لئے منگوائی گئی سائیکلوں کی تعداد کیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی برائے بلدیات): (الف) بی آر ٹی میں بسوں کی مجموعی تعداد 220 ہے، پہلے مرحلے میں 128 بسیں چائنا سے پاکستان لائی گئیں۔

(ب) مذکورہ منصوبہ کے لئے اب تک ٹرانس پشاور کی جانب سے 60 لوگ بھرتی کئے گئے جن کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ منصوبہ میں شامل سائیکل ٹریک چمکنی سے شروع ہوتا ہے اور بی آر ٹی راہداری کے پورے حصے کے ساتھ سے ہوتا ہوا کارخانو تک جاری رہتا ہے اور اس پر کام جاری ہے۔ اس ٹریک کو 25 کلو میٹر گریڈ سیکشن اور 3 کلو میٹر ایلویٹڈ سیکشن کے ساتھ ڈیزائن کیا گیا ہے۔ اب تک اس منصوبے کے لئے 360 سائیکلیں منگوائی گئی ہیں۔

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، آپ میرے اس سوال اور اس کے جواب کو دیکھیں۔ اس میں جو جواب میں موقف اختیار کیا گیا ہے وہ کہا گیا ہے کہ اس وقت ٹریک کے اوپر بی آر ٹی میں 128 بسیں روٹ پہ چل رہی ہیں جبکہ بھرتی ہونے والے ملازمین کی جو تعداد ہے وہ 60 ہے، تو آیا میں تو حیران اس بات پہ ہو رہی ہوں کہ کیا وہ خود کار بسیں ہیں، وہ خود سے چل رہی ہیں بغیر ڈرائیورز کے؟ اور دوسری یہ بات ہے کہ 360 سائیکلیں منگوائی گئی ہیں اب تک، جبکہ اسی سوال کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ ابھی وہ منصوبہ جو ہے وہ یعنی اس پہ کام جاری ہے اور وہ مکمل نہیں ہوا، تو آیا یہ 360 سائیکلیں منگوائی کیوں گئیں اور اس کے لئے کس اتھارٹی نے اس کی منگوانے کی اجازت دی ہے؟

Mr. Speaker: Kamran Bangash Sahib, respond please. Ji, Kundi Sahib, supplementary.

جناب احمد کنڈی: سر، صرف کامران صاحب سے یہ پوچھنا تھا کہ بی آر ٹی پہ جو ہم نے لون لیا ہے، اس کی کاسٹ کتنی ہے ڈالر کی مد میں اور یہ کب ہم واپس کریں گے ؟Simple

جناب سپیکر: جی کامران صاحب۔

معاون خصوصی برائے بلدیات: سر، جو محترمہ حمیرا خاتون صاحبہ نے جو کوئسچن پوچھا ہے، اس کا تو میرے خیال سے کلیئر جواب ہے، وہ جو بات کر رہی ہیں اس کے پراجیکٹ کے Components جو ہیں وہ Out sourced ہیں۔ سیکورٹی بھی اس کی Out sourced ہے۔ اس طرح کی جو اس کا Ticketing کا پورا سسٹم ہے اس کے جو باقی جو ڈپوز ہیں اس میں جو مینجمنٹ ہے وہ ساری Out sourced ہے۔ ٹرانس پشاور میں سرکاری طور پر جو بھرتی لوگ ہیں ان کی بات کی ہے کہ 60 لوگ اس پراجیکٹ کے لئے بھرتی ہو چکے ہیں، باقی جو اس کی سروسز ہیں وہ تین چار کمپنیاں ہیں جن کو Out source ہو چکی ہیں، وہ کمپنیز اس کو کر رہی ہیں۔ اگر آپ کا Concern یہ ہے جو کہ ایک Aspect ہے اس کا، لوگوں کے اس میں Concerns ہیں کہ اس میں خدانخواستہ کوئی پشاور سے باہر لوگ بھرتی ہوئے ہیں تو وہ Already اسی اسمبلی میں وہ کوئسچن سٹینڈنگ کمیٹی کو ریفر ہو چکا ہے، اس میں اس کے اوپر تفصیلی بات ہو گی۔ آج جو ٹرانس پشاور ہے، انہوں نے بتایا ہوا ہے کہ یہ جو ہے انہوں نے جو بھرتی کرایا ہے ان کی ڈیٹیلز ہیں جو میرے بھائی احمد کنڈی صاحب نے پوچھا ہے وہ میں ڈیپارٹمنٹ سے ڈیٹیلز لے کر کیونکہ میرے پاس Pak rupees میں ساری ڈیٹیلز ہیں۔

جناب سپیکر: اس کے لئے فریش کوئسچن لائیں کنڈی صاحب۔

معاون خصوصی برائے بلدیات: میرے پاس Pak rupees میں ڈیٹیلز ہیں کہ 66.6 بلین جو ہے اس کا پی سی ون، Approved PC-I ہے، باقی جو ڈالرز کی ڈیٹیل ہے اور وہ Loan repay کی یا Reimbursement کی بات ہے، وہ آپ کو ڈیٹیل بتا دیں گے۔

جناب سپیکر: حمیرا خاتون صاحبہ۔

محترمہ حمیرا خاتون: سپیکر صاحب، ایک تو میں یہ پھر سمجھنا چاہونگی کہ اگر ٹرانس کا جو پراجیکٹ ہے پشاور کا اور بسوں کے حوالوں کے علاوہ اس میں کوئی Specific کسی پراجیکٹ یا اس میں جو ایمپلائز ہیں، اس کے بارے میں ہم سوال کر سکتے ہیں تو پھر یعنی اس کے بارے میں اعتراضات آئیں گے، اس پر پھر یہ

سوال کہاں پہ اٹھایا جائے گا اور اس پہ کہاں پہ بات ہو گی؟ دوسری میں یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ ایک مہینے کے دوران دو بسوں کو اس وقت آگ لگ چکی ہے اور دو بسوں کے ساتھ یہ حادثہ ہوا ہے، آیا یہ بھی ان دوسرے ڈیپارٹمنٹ کے پاس ہے یالا جواب سوال ہے کہ کیا ہے؟

جناب سپیکر: نعیمہ کشور صاحبہ، سپلیمنٹری پلیز۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، جس طرح جواب میں دیا گیا ہے کہ 128 بسیں آئی ہیں اور تقریباً ستر اس وقت چل رہی ہیں، جناب سپیکر صاحب، پرسوں جب اجلاس ختم ہوا اور ہم ادھر سے جا رہے تھے تو ایک بس میں آگ لگی تھی، اس میں جو بچے اور خواتین جو دوڑیں لگا رہی تھیں تو بڑا افسوس ہوا کہ جو خواتین کی برے حال میں دوڑیں لگ رہی تھیں۔ یہ بسیں تقریباً ایک سال پہلے منگوائی گئی تھیں اور اس کی سیکورٹی بھی ختم ہو گئی، تو اب اس کا کیا ہو گا؟ جو آئے دن ابھی مہینہ نہیں ہوا ہے اور تین چار بسوں کو آگ لگ گئی۔ دوسری کچھ خراب بھی ہوئیں جس کو پھر اٹھایا گیا، تو اس کے لئے پھر یہ حکومت کا کیا پھر ہو گا؟ دوسری ریحانہ صاحبہ تو ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ بیٹھ جائے گی لیکن یہ پورا ہاؤس جو انہوں نے Confused کیا جو ان کے 7119 کوئسچن میں انہوں نے کہا کہ وہ تقریباً ساڑھے بائیس کلو میٹر ہے جبکہ حمیرا خاتون صاحبہ کو وہ جواب دے رہے ہے کہ یہ جو سائیکل ٹریک ہے وہ 25 کلو میٹر ہے، تو ہمیں یہ بھی بتایا جائے کہ Actual کیا پوزیشن ہے، کتنے کلو میٹر ہے؟ ایک جواب ہاؤس میں یہ جواب دے رہے ہیں کہ Confuse کریں، ایک جواب میں دے رہے ہیں کہ نہیں یہ 23 کلو میٹر ہے، دوسرے میں کہہ رہے ہیں کہ نہیں یہ 25 کلو میٹر ہے، پہلے تو اپنا Calculate کریں کہ کتنے کلو میٹر ہے؟

جناب سپیکر: جی کامران بنگش صاحب۔

معاون خصوصی برائے بلدیات: سر، ایک تو جو یہ کوئسچن ہے کہ جو گاڑیوں کے جو حادثات، تین حادثات اب تک پیش آچکے ہیں، ایک گاڑی خراب ہوئی گلبہار سٹیشن کے قریب اور دو بسز میں آگ لگی اور تینوں پہ میں خود ادھر پہنچا، اس کے لئے کے پی گورنمنٹ نے ٹرانس پشاور میں جو مینوفیکچرنگ کمپنی ہے، اس کے Representatives last week پہنچ چکے ہیں، وہ اس کی پوری Analysis دیں گے۔ تو یہ ایسی کوئی بات نہیں ہے کہ ہم یہاں پہ کوئی Facts چھپا رہے ہیں یا کچھ کر رہے ہیں، پبلک کے سامنے ہے سب کچھ، اور اتنی بڑی Fleet ہے، اتنا بڑا پراجیکٹ ہے، ان جیسے واقعات سے ہم اس پراجیکٹ کو بدنام نہیں ہونے دیں گے۔ اس کے خلاف Already بڑا پروپیگنڈا ہو چکا ہے، یہ ایک منظم ایجنڈا کے تحت، منظم پروپیگنڈا

کے تحت اس پراجیکٹ کو بدنام کرنے کی کوشش کی جاری ہے۔آپ سپیکر صاحب،آج بھی دیکھ لیں،آج بھی بسزFully loadedجارہی ہیں،لوگوں نے کہاکہ اس میں لوگ سفر نہیں کریں گے، یہ تاثر غلط ہے، یہ اس صوبے کے پیسے ہیں،اس عوام کے پیسے ہیں،ان کے اوپر لگے ہیں، Urban mobility جو ہے اس سے Urban livingکی Livabilityکی پوری Landscape change ہوتی ہے۔تو ہم اس پراجیکٹ کواس طرح کے پروپیگنڈا سے بدنام نہیں ہونے دیں گے، جو حقائق ہیں وہ ہم نے بتادیئے ہیں۔ ہم رپورٹ جو ہے وہ چائنا کی جو مینوفیکچرنگ کمپنی ہے ان بسز کی وہ رپورٹ بھی ہم آپ کے سامنے پیش کریں گے اور ہم بتانا چاہتے ہیں عوام کو کہ یہ پراجیکٹ ان کے لئے ہے،وہ مطمئن ہیں آج بھی بسز Over loadedجارہی ہیں۔

Mr. Speaker: Okay.

محترمہ حمیرا خاتون: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی، حمیرا خاتون صاحبہ۔

محترمہ حمیرا خاتون: جی شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں دو باتیں کرنا چاہ رہی ہوں،ایک یہ کہ ہم Fully ان لوگوں کی مذمت کرتے ہیں جو کہ اگر اس کے خلاف کوئی پروپیگنڈا کر رہا ہے یا کچھ بھی کر رہا ہے لیکن میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہونگی کہ آیا یہاں پہ اس کے لحاظ سے کوئی سوال کرنا بھی پروپیگنڈا کے زمرے میں آئے گا، یعنی یہ تو پھر کوئی بات نہ ہوئی، پھر یہاں پر تو ہر ڈیپارٹمنٹ یہ کہے گا کہ یہ ہمارے خلاف جو ہے پروپیگنڈہ ہو رہا ہے، یہ تو اس سوال کا جواب ہی نہیں ہے۔دوسرا میں یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ جو360 سائیکلیں منگوائی گئی ہیں تو آیا جب ابھی تک ٹریک مکمل نہیں ہوا تو360 سائیکلوں کی کس نے، کس اتھارٹی نے اس کی اجازت دی ہے؟ اور آگ کے لگانے کو بھی یہ جو ہے باقاعدہ منسٹر صاحب بلائیں، انکوائری کروائیں اور ان لوگوں کو سامنے لائیں،اگر ہمارے بارے میں یہ بات ہو رہی ہے تو بڑی غلط بات ہے۔

جناب سپیکر: کامران صاحب، سائیکلوں کا بتائیں نا۔

معاون خصوصی برائے بلدیات: میں بتاتا ہوں سپیکر صاحب،360 بائی سائیکل جو ہیں وہ پشاور یونیورسٹی کے ساتھ اور حیات آباد میں وہ Already فنکشنل ہیں۔ میرا اس کو کسچن کے اوپر اعتراض نہیں ہے، میرا پروپیگنڈہ کے اوپر اعتراض ہے کہ یہاں پر پروپیگنڈہ کیا جاتا ہے۔ جو آپ کے Flag ship projectsہیں ان کو کسی نہ کسی طریقے سے Controversialبنانے کی کوشش کی جاتی ہے، میرا اس

کے اوپر ایک Criticism ہے، باقی ان کے سوالات کے جوابات ہم نے دے دیئے ہیں اگر اور بھی ان کے Concerns ہیں تو ہم یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ کوسچن نمبر 7285، جناب خوشدل خان صاحب۔

* 7285 _ جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کیا وزیر مواصلات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ خیبر پختونخوا میں سال 2013 سے تا حال چھوٹے اور بڑے منصوبے ایف ڈبلیو او کے ذریعے زیر تعمیر ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ہر منصوبے کی تفصیل بمعہ نام، لاگت، TOR، ٹینڈرز اور منصوبے کا طریقہ کار کے ساتھ ساتھ نام، لوکیشن، محکمہ، ٹھیکہ دینے کا طریقہ کار کی علیحدہ علیحدہ مکمل تفصیل بمعہ دستاویز کے فراہم کی جائے؛

(ج) سال 2013 سے تا حال کتنے منصوبے FWO کی وساطت سے مکمل ہو چکے ہیں، سکیم کا نام، لوکیشن، محکمہ، لاگت، ٹینڈرز اور TOR کی تفصیل بمعہ دستاویزات فراہم کی جائے، نیز یہ بھی بتائیں کہ FWO کس ادارے سے تعلق رکھتے ہیں، تفصیل فراہم کیجئے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) (جواب معاون خصوصی برائے بلدیات نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) صوبہ خیبر پختونخوا میں سال 2013 سے تا حال نوشہرہ، چترال، پختونخوا ہائی ویز اتھارٹی کے کچھ منصوبے (FWO) کے ذریعے زیر تعمیر ہیں۔ نوشہرہ، چترال، پختونخوا اتھارٹی کے منصوبوں کی تفصیل (ایوان کو فراہم کی گئی) ہے۔

(ج) پختونخوا ہائی ویز اتھارٹی کی تفصیل الف (A, B, C, D, E, F, G) ہے۔

سی اینڈ ڈبلیو بلڈنگ ڈویژن نوشہرہ کی تفصیل لف (الف) ہے۔

سی اینڈ ڈبلیو بلڈنگ ڈویژن ایبٹ آباد کی تفصیل لف (ب) ہے۔

سی اینڈ ڈبلیو بلڈنگ ڈویژن چترال کی تفصیل لف (ج) ہے۔

سی اینڈ ڈبلیو بلڈنگ ڈویژن نوشہرہ کی تفصیل لف (ر) ہے۔

(درجہ بالا لف شدہ تفصیلات ایوان کو فراہم کی گئیں)

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب، ډیره مننه، ډیره مهربانی۔ چه دا کوم کوئسچن دے، دا ډیر Important Question دے، جو میں نے پہلا جو کوسچن کیا تھا

وہ یہ ہے کہ آیا یہ درست ہے کہ صوبہ خیبر پختونخوا میں سال 2013 سے تاحال چھوٹے اور بڑے منصوبے FWO کے ذریعے زیر تعمیر ہیں؟ سر، آپ جانتے ہوں گے کہ FWO فرنٹیئر ورکس آرگنائزیشن ہے اور یہ فوج کے ماتحت ہے اور فوج کا ایک ادارہ ہے جو کہ تعمیرات کا کام کرتے ہیں۔ اس میں جو انہوں نے مجھے جواب دیا ہے "پختونخوا اتھارٹی کی لئے کچھ منصوبے زیر تعمیر ہیں نوشہرہ چترال پختونخوا ہائر اتھارٹی کے متعلق تفصیل لف ہے۔" آپ ذرا ملاحظہ فرمائیں سر، انہوں نے یہاں لکھا ہے سر، "نوشہرہ چترال پختونخوا ہائی اتھارٹی کے منصوبوں کی تفصیل" انہوں نے مجھے ان کے بجائے سوات ایکسپریس دیا ہے، یہ سارے جو ہے نا یہ سوات ایکسپریس کے بارے میں ہے، یہ انہوں نے اپنے جواب میں لکھا نہیں ہے، یہ اس لئے مجھے دیا گیا ہے، ان کے جو باطن میں جو عزائم ہیں کہ اس کو پڑھنا مشکل ہوگا اور یہ نہیں پڑھے گا ورنہ ان کی ضرورت کیا ہے کہ جب آپ نے جواب میں یہ نہیں لکھا ہے، آپ نے جواب میں یہ لکھا ہے کہ نوشہرہ چترال وغیرہ اس کے کام ہوئے ہیں اور آپ نے مجھے یہ یہاں پر سارا مطلب ہے جو ایجنڈا ہے، میرے ہاتھ میں ہے، یہ سارا سوات ایکسپریس وے کے بارے میں ہے، تو یہ ایک تو مطلب ہے بالکل یہ ایک زیادتی ہے کہ اتنی Irrelevant document ہمیں آپ دیتے ہیں، اس پر دو گھنٹے میرے اس پر ضائع ہو چکے ہیں، میں نے اس کو سٹڈی کیا ہے، اس میں سر، اسی پر سوات والے میں کوئی ٹینڈر نہیں ہے جو کہ یہ میرے ہاتھ میں قانون ہے، یہ کیپرا ایکٹ ہے، اس کے مطابق کوئی بھی چیز آپ جو بھی کنسٹرکشن کی ہو یا جو آپ لیتے ہیں، خریدتے ہیں جو بھی، اس کو باقاعدہ آپ ٹینڈر کرتے ہیں، انہوں نے لیٹر میں لکھا ہے کہ ہم نے یہ "ڈان" کو بھیجا ہے، انفارمیشن ڈائریکٹر کو لکھا ہے لیکن کسی کا مطلب ہے اس میں اگر آپ اتنے، یہ دو سو پیپرز ہیں دو سو Pages ہیں، ان دو سو Pages میں مجھے ایک ٹینڈر تو آپ بتادیں کہ ٹینڈر اخبار والے اس میں نہیں ہے، ایک بات۔ دوسری بات یہ ہے کہ سر، انہوں نے پھر ایک لف کیا ہے، Annex کیا ہے، سی اینڈ ڈبلیو بلڈنگ نوشہرہ ڈویژن، اس میں یہ لکھتا ہے Award Contract اگر آپ یہ اس کو ملاحظہ فرمائیں اور دیکھ لیں کہ Improvement and Standardization of District Headquarters Hospital Nowshehra اے ڈی پی نمبر اتنا، Award Contract. Through approve of summary by the Chief Minister KP to FWO پہلے سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایک تو انہوں نے جو سمری کی کاپی لگائی ہے، اس کے ایک پیج کی کاپی ہے، اس پر وزیر اعلیٰ صاحب کا دستخط نہیں ہے، ان کی Approval نہیں ہے، جو میرے پاس ڈاکومنٹس ہیں،

میرے ہاتھ میں جو ڈاکیومنٹس ہیں، اس میں سمری پڑی ہوئی ہے لیکن اس سمری کا ایک پیج ہے صرف The first page، اب اس کا Second, third and fourth جس پر آخری Approval دیتے ہیں جس طرح آپ دیتے ہیں، اس میں وہ نہیں ہے، انہوں نے اسے چھپایا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ٹھیک ہے اگر انہوں نے Approval دی ہے تو سوال آگے یہ آتا ہے کہ Whether the honourable Chief Minister has the power to award the contract? کیا یہ کتاب اس کو مطلب ہے وہ دیتی ہے؟ نہیں، میں نے تو پڑھی ہے، اس کتاب میں ایک طریقہ کار ہے، اس طریقہ کار کے مطابق مطلب ہے آپ Award دے سکتے ہیں، ان کی اپنی ایک اتھارٹی ہوتی ہے۔ سر، آگے آپ جائیں، سر، انہوں نے، ایک یہ لیٹر ہے کہ اس کے سیکرٹری صاحب کا اس پر دستخط ہے اور یہ کہتے ہیں کہ ہم سے آرمی والا Meanwhile, Commanding Officer, FWO, Chitral, vide their letter No. Such & such, demanded Rs. 70 million as Additional Mobilization Advance, which will be adjusted in the running bill after formal approval of PC-1. This condition was not included in the MoU, already signed by the Federal، یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ 70 ملین ایڈوانس مانگ رہے ہیں Mobilization کے لئے اور وہ کہتے ہیں کہ پی سی ون میں، ابھی پی سی ون نہیں ہے سر۔ سر، یہ آپ ملاحضہ فرمائیں جو میں نے، یہ ابھی پیرا 25 ہے، Meanwhile Commanding Officer, FWO, Chitral, vide their letter No. Such & such, demanded Rs. 70 million as Additional، یہ اس سے زیادہ ہے، Additional mobilization advance which will be adjusted in the running bill after formal PC-1 اب ایک چیز کا پی سی ون نہیں ہے اور آپ مطلب ہے 70 ملین، اس غریب صوبے کا کیا حال ہے سر؟ یہاں لوگ مر رہے ہیں، روٹی کے پیچھے مر رہے ہیں، تعلیم نہیں ہے، صحت نہیں ہے لیکن ہم سے فوج والے، آرمی والے ہم سے 70 ملین خزانے سے لیتے ہیں، کوئی Competent Contractor نہیں ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: چلیں جواب لیتے ہیں۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: میرا یہ ہے، دوسری بات یہ، ہمارا یہ ہے کہ جتنے بھی ٹھیکے ہیں، یہ صرف اس آرگنائزیشن کو دیئے گئے ہیں، کیا اس ملک میں یا اس صوبے میں کوئی اور مطلب ہے ایسا ادارہ نہیں ہے؟

Mr. Speaker: Order in the House, please. Please stay in your seats, honourable Members.

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کوئی مطلب ہے اس قابل بندہ یا ادارہ نہیں ہے، کوئی نہیں ہے Competent authority? تو سر، میری یہ عرض ہوگی کہ جو بھی مجھے جواب دے گا، ٹھیک ہے لیکن میں پہلے سے گزارش کروں گا کہ اس کو، یہ بہت Important Question ہے، اس کو میں ریکویسٹ کروں گا، جو بھی مجھے جواب دینا چاہتا ہے، ٹھیک ہے سر، تو میں عرض کرتا ہوں کہ اس میں اربوں روپے کی کرپشن ہو چکی ہے، یہ اس میں ٹرانسپیرنسی کوئی بھی نہیں ہے، اس قانون کی Violation ہوئی ہے جو اس اسمبلی نے بنایا ہے، اس پر ہمیں عمل کرنا چاہیئے سر۔

Mr. Speaker: Law Minister Sahib, please. Law Minister Sahib, respond please.

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): سر، میں شکریہ ادا کرتا ہوں ہمارے آنریبل خوشدل خان صاحب کا اور جو انہوں نے سوال پوچھا ہے تو بڑی ڈیٹیل کے ساتھ ان کو جواب دیا گیا ہے محکمے کی طرف سے، اور باقی تو جواب آ گیا لیکن جو پوائنٹس انہوں نے اٹھائے ہیں تین چار، میں جلدی جلدی ان کو ایشورنس اور ان کو مطمئن کرنے کی کوشش کرتا ہوں، ان کو بتاتا ہوں، Explain کرتا ہوں۔ ایک تو سر، وہ کہہ رہے ہیں کہ سوات ایکسپریس وے کی ڈیٹیل دی گئی ہے اور باقی جو ہیں ان کے نہیں دی گئی ہیں، تو اس طرح نہیں ہے سر، جس طرح اگر انہوں نے Annexure سے بعد میں خود بھی پڑھا ہے تو جو چترال ڈویژن کے ہیں یا ایبٹ آباد ڈویژن یا ہمارے نوشہرہ ڈویژن، جو C&W کے ڈویژن ہیں تو ان کی بھی ڈیٹیلز آخر میں اگر وہ دیکھ لیں تو دی گئی ہیں اور جو جو بھی پراجیکٹس ہوئے ہیں تو ان کی ڈیٹیلز آخر میں دی گئی ہیں۔ یہ بات درست ہے کہ سوات ایکسپریس وے کے بارے میں ذرا زیادہ ڈیٹیلز دی گئی ہیں تو اس وجہ سے ہو سکتا ہے جس طرح خوشدل خان صاحب فرما رہے ہیں، انہوں نے اس کو اتنا سٹڈی کیا کہ ان کا خیال تھا کہ ان کا Stimina ختم ہو جائے گا، ڈیپارٹمنٹ کا یہ خیال تھا لیکن ان کا Stimina تو ختم نہیں ہوا، انہوں نے سوات ایکسپریس وے کی ساری ڈاکومنٹس بھی پڑھیں اور آخر میں سر، اگر یہ دیکھ لیں تو C&W ڈویژن نوشہرہ کی طرف سے بھی پوری رپورٹ ہے، C&W ڈویژن ایبٹ آباد کی طرف سے بھی ہے اور C&W ڈویژن چترال کی طرف سے بھی ہے، تو اگر ایکسٹرا انہوں نے سوات کا مانگا بھی نہیں تھا لیکن اگر انہوں نے ڈیٹیل زیادہ دے دی ہے تو اچھی بات ہے، میرے خیال میں اس میں کوئی بری بات نہیں ہے۔ دوسرا وہ کہہ رہے ہیں کہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ آپ FWO کو یہ کنٹریکٹ دے رہے ہیں؟ تو سر،

اگر کیپرا رولز وہ پڑھ لیں تو اس کے اندر Single Source Award کی ایک شق موجود ہے اور یہ ابھی سے نہیں ہے، یہ 2011 کے رولز ہیں اور اس میں Single source کے تحت ہوتا ہے، گورنمنٹ ٹو گورنمنٹ سر، خوشدل خان صاحب کی پارٹی بھی رہی ہے گورنمنٹ میں، ان کو بھی پتہ ہوگا، ادھر جتنی بھی پارٹیاں ہیں وہ گورنمنٹ میں رہ چکی ہیں، Single source جب گورنمنٹ ٹو گورنمنٹ کنٹریکٹ Award ہوتا ہے، ایک قومی ادارے کو جب ملتا ہے تو وہ Single source اس کے اندر شق موجود ہوتی ہے اور یہ National importance کے جو پراجیکٹس ہوتے ہیں تو FWO نے میرے خیال میں سر، ایک آپ پاکستان کے اندر دیکھ لیں FWO نے جو پراجیکٹس Execute کئے ہیں، جو کام انہوں نے کئے ہیں تو یہ ایک Reputable ادارہ ہے اور انہوں نے اچھے کام کئے ہیں، بلکہ یہ ایشو تو ابھی سپیریئر جوڈیشری میں بھی چلا گیا ہے کہ FWO کے بارے میں کہ یہ گورنمنٹ ادارہ ہے اور یہ اگر Single source دیا گیا ہے تو یہ ان رولز میں یہ شق موجود ہے Single source کا، سر، اس کے علاوہ جو خوشدل خان صاحب کہہ رہے ہیں کہ کوئی لیٹر کا حوالہ وہ دے رہے ہیں ہمارے سیکرٹری سی اینڈ ڈبلیو کا، اور انہوں نے کہا کہ Mobilization کے فنڈز، یہ آخری پوائنٹ ان کا تھا کہ Mobilization funds دیئے گئے ہیں تو سر، یہ بھی کوئی انہونی بات نہیں ہے، Mobilization funds کا دینا، کچھ بڑے پراجیکٹس جو ہوتے ہیں جن میں National importance کے ہوتے ہیں، صوبے کے لئے اہم ہوتے ہیں، ملک کے لئے اہم ہوتے ہیں اس طرح کے پراجیکٹس، تو اس میں اتنا بڑا پراجیکٹ جب ہوتا ہے تو یہ تو ایک نارمل بات، صرف پاکستان میں نہیں بلکہ دنیا کے کسی بھی ملک میں، کہ ادھر کنٹریکٹر کو Mobilization funds دیئے جاتے ہیں تاکہ اگر وہ Prepare کرتے ہیں پلان اور وہ جاتے ہیں اس علاقے میں اس کے بعد، تو ان کے پاس اتنے Mobilization funds ہوں کہ وہ اپنا کام شروع کریں۔ تو یہ بھی پوری دنیا میں یہ ایک طریقہ کار ہے، یہ پاکستان کے لئے یا اس صوبے کے لئے کوئی نئی بات نہیں ہے۔ تھینک یو۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی، خوشدل خان صاحب۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> جناب سپیکر، لاء منسٹر صاحب ہمیں یہ بتائیں کہ کونسی شق کے بارے میں آپ بات کر رہے ہیں کہ ان کو مطلب ہے یہ اتھارٹی ملی ہوئی ہے؟ دوسری بات یہ ہے کہ ٹھیک ہے وہ فوج کا ادارہ ہے، ہونا چاہیئے، وہ ویسے بھی موجودہ حکومت کا ہاتھ مروڑ کر ان سے لیتے ہیں، وہ ہمیں پتہ ہے، سب کو

پتہ ہے، اس پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے، وہ ٹھیک ہے لیکن آپ مجھے بتائیں کہ کیا FWO اس کتاب، اس لاء سے Above ہے؟ کیونکہ جتنے بھی یہ کاغذات ہیں، تین سو تک ہیں، اس میں مجھے کوئی ایک ٹینڈر کی کاپی تو بتا دیں، کوئی کسی نے بھی مطلب ہے کوئی ٹینڈر کیا، اخبار میں آیا ہے؟ ٹھیک ہے اس میں وہ لیٹر ہے کہ انہوں نے انفارمیشن ڈائریکٹر کو لکھا ہے لیکن کیا مطلب ہے اس کی کمپلینٹ میں کسی اخبار میں، اس میں "ڈان" کا نام ہے، اس میں "دی نیوز" کا نام ہے، اس میں "آج" کا نام ہے، کہ کیا مطلب ہے وہ ٹینڈر کدھر ہے؟ وہ ٹینڈر تو مجھے بتا دیں۔ ٹھیک ہے آپ دینا چاہتے ہیں، دے دیں، وہ اچھے کام کرتے ہوں Tender according to law, according to law آپ مجھے بتائیں اور یہ قانون ہے، رولز کی بات بھی نہیں ہے میں سمجھتا ہوں، یہ میرے ہاتھ میں ایکٹ ہے، ایکٹ کے بعد رولز بناتے ہیں، تو سر، میرا یہی ہے کہ اس میں بہت زیادہ کرپشن ہوئی ہے اور یہ کہتے ہیں کہ یہ اہم منصوبے ہیں، اس میں چترال کے روڈز ہیں، روڈز تو یہاں بھی بنتے ہیں، اس میں کوئی بارڈر پر کام نہیں ہے، کسی ملک کے بارڈر پر کوئی تعمیر نہیں ہے، یہاں پر نوشہرہ میں ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال بنانا ہے، وہ کوئی ایسی بڑی بات نہیں کہ اس میں ہم نہیں کر سکتے ہیں لیکن یہ ٹینڈر جب نہیں ہے تو یہ سارا کام جتنا بھی ہو چکا ہے اس کی کوئی Legal sanctity نہیں ہے، یہ ان کو جو ٹھیکہ دیا گیا ہے اربوں کا، یہ Illegal ہے، اس میں ٹرانسپیرنسی نہیں ہے، ایک ادارے کو خوش کرنے کے لئے، میں ان سے پوچھتا ہوں کہ آپ مجھے یہ بتائیں کہ آپ اس طرح Mobilization کے لئے ایڈوانس سب ٹھیکیداروں کو دیتے ہیں؟ اگر دیتے ہیں تو آپ ایسے دو ٹھیکیداروں کے نام مجھے بتا دیں کہ کن کو آپ نے دیئے ہیں؟ کہ صرف یہ فرشتے ہیں کہ آپ ان کو دیتے ہیں اور یہ صحیح کام کرتے ہیں اور دوسرے ملک کے تمام ٹھیکیدار جو ہیں وہ خراب کام کرتے ہیں؟

<u>جناب سپیکر:</u> جی، لاء منسٹر صاحب۔

<u>وزیر قانون:</u> سر، میں دونوں کا ان کو بتا دیتا ہوں کیونکہ وہ کہہ رہے ہیں کہ مجھے بتا دیں، فرشتوں کا بھی بتا دیں اور سارا، ایک تو سر، جو رولز کی بات انہوں نے کی ہے تو وہ خود بھی قانون دان ہیں، تو لاء کے تحت رولز بنتے ہیں، ایکٹ میں اتنی ڈیٹیلز نہیں ہوتیں، رول کے تحت پھر ڈیٹیل ہوتی ہے اور رول جو ہے سر وہ بھی بتا دیتا ہوں، رول (c) 32 ہے تو وہ اگر وہ پڑھ لیں، تو ایکٹ کے نیچے رولز بنتے ہیں اور ایکٹ میں ساری ڈیٹیلز نہیں ہوتیں، دنیا میں یا اس قانون ساز اسمبلی میں یا کسی بھی قانون ساز اسمبلی میں، لیکن میرے خیال میں رولز انہوں نے نہیں پڑھے ہیں تو وہ ابھی تھوڑا سا۔۔۔۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: نہیں نہیں منسٹر صاحب، میں رولز پڑھ چکا ہوں، مجھے پتہ ہے۔

وزیر قانون: رول (c) 32 پڑھ لیں، اس میں آپ کو واضح ہو جائے گا سر، دوسری بات Mobilization، اگلی دفعہ تیاری کے ساتھ آجائیں، Mobilization کی بات، Mobilization funds کی بات انہوں نے کی ہے تو سر، وہ کہہ رہے ہیں کسی ایک دو ٹھیکیدار کے نام بتادیں کہ ان کو Mobilization کے فنڈز دیئے گئے ہیں تو سر، میں ان کو سالہا سال سے جو بھی Mobilization کے فنڈز ملتے ہیں اور ان کی حکومت میں بھی ملے ہیں، اس طرح نہیں ہے کہ ان کی حکومت میں نہیں ملے ہیں تو میں ان کی حکومت کے بھی اور اپنی حکومت کے بھی اور اس سے پہلے کی حکومتوں میں بھی جتنے بھی Mobilization کے فنڈز ملے ہیں، میں ڈیپارٹمنٹ سے کہہ دوں گا کہ وہ ان کے حوالے کر دیں تاکہ یہ مطمئن ہو جائیں۔

Mr. Speaker: Thank you. Question No. 7.

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب، یہ میرے محترم نے یہ کہا کہ رولز اس قانون کے تحت بنتے ہیں، وہ ریگولیشنز اگر That are inconsistent with the law and similarly, when the law is inconsistent with the Constitution, because the Constitution is the supreme law، تو وہ مطلب ہے Null and void ہوتا ہے، اگر انہوں نے کیونکہ اس میں ٹینڈر کا ذکر ہے، اگر اس میں ٹینڈر نہیں ہے تو آپ مجھے بتائیں کہ ٹینڈر تو نہیں ہوا تو سر، میری یہ ریکویسٹ ہوگی آپ سے، اس چیئر سے ہوگی، اس ہاؤس سے ہوگی کہ یہ بہت Important issue ہے، اس کو کنسرنڈ کمیٹی کو ریفر کیا جائے تاکہ ہم وہاں Thrash out کر لیں، وہاں ہم کو پتہ چل جائے کہ کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: سر، ایک تو وہ کہہ رہے ہیں کہ ایکٹ جو ہوتا ہے رولز اس کے مطابق ہونے چاہئیں، میں کہہ رہا ہوں کہ رولز ایکٹ کے مطابق ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ رولز 2011 میں بنے ہیں سر، 2008 سے لے کر 2013 تک انہی کی حکومت تھی، تو یہ رولز انہوں نے خود بنائے ہیں، تو انہوں نے ایکٹ کے خلاف بنائے ہیں، یہ کہہ رہے ہیں کہ ایکٹ کے خلاف بنائے ہیں، یہ بالکل ایکٹ کے تحت ہیں، تو یہ اپنے رولز سے بھاگ رہے ہیں، میں ان سے کہہ رہا ہوں کہ ان کے رولز ٹھیک انہوں نے بنائے ہیں، 2011

کے رولز آپ نے ٹھیک بنائے تھے، ایکٹ کے تحت ہیں اور اس سے ابھی نہ بھاگیں، جو آپ نے بنائے ہیں سر، بالکل جواب آگیا، ابھی آپ نیکسٹ اس پہ سر چلے جائیں، یہ تو کافی اس کے اوپر بحث ہو گئی ہے سر۔

جناب سپیکر: جی بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر، یہ کوئسچن میں پوچھ رہے تھے ٹینڈر کا کہ انہوں نے Single source کا بتایا ان کو بتانا چاہیئے یہی تھا کہ Single force کو ہم نے یہ ٹینڈر دیا ہے، Single source کا نہیں بتانا چاہیئے تھا، ان کو بتانا چاہیئے تھا کہ یہ Single force ہے، پھر رولز ہم نے بنائے ہیں، ہم نے یہ نہیں کہا تھا ان کو کہ آپ لوگ جائیں اور سر سے لے کے پاؤں تک آپ جھک جائیں، ہم نے یہ تو رولز میں نہیں لکھا ہوا ہے، ہم نے ایک ٹینڈر کا پوچھا ہے کہ ٹینڈر اگر نہیں ہوتا جناب سپیکر، یہ تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہم سب کی آنکھوں میں وہ دھول ڈالنے والی بات ہے کہ ڈپارٹمنٹ بتا رہا ہے کہ میں نے فلاں اخبار کو لکھا ہے، پھر فلاں اخبار کو آپ نے لکھا کیوں ہے، ڈان کو آپ نے کیوں لکھا ہے، مشرق کو آپ نے کیوں لکھا ہے؟ جناب سپیکر، موؤر جو ہے وہ پوچھ رہا ہے کہ ٹینڈر کیوں نہیں ہوا؟ آیا اس نے Single source کو دیا ہے، اس کو دیا ہے جناب سپیکر، دوسری بات، دوسری بات جناب سپیکر، یہ ہمیں بتائیں کہ ہماری حکومت میں کونسا کام ہم نے اس Single source کو دیا ہے، اس کام کا نام آپ مجھے بتائیں۔

جناب سپیکر: اس میں بہت زیادہ اب ڈیبیٹ ہو چکی ہے میرے خیال میں۔ جی لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: سر، ایک تو میں ان کو وہ ساری سکیمز دے دوں گا جو ان کی حکومت میں بھی Single source ہوئی ہیں اور ان پتہ، پھر ان کی یاداشت تھوڑی سی کمزور ہو گئی ہے، وہ یاداشت ان کی ٹھیک کروا دوں گا لیکن سر، دوسری بات یہ ہے کہ میں آپ سے یہ، سر، کچھ لوگوں کی یہ عادت بن گئی ہے یہاں پر کہ اپنی سیاست کے لئے خواہ مخواہ وہ فورسز، تو اگر FWO ایک اچھا ادارہ ہے، ایک اچھا کام کر رہا ہے تو آپ سر اپنی سیاست چمکانے کے لئے اور آپ صرف، چونکہ آپ کو کسی نے ووٹ نہیں دیا ہے، آپ کو لوگوں نے Reject کر دیا ہے، لوگوں نے آپ کو ووٹ نہیں دیا ہے، دو دفعہ Reject کر دیا ہے۔۔۔۔

(شور)

Mr. Speaker: No cross talking, please.

وزیر قانون: تو لوگوں کے مینڈیٹ کا احترام کریں اس سے آپ کو ووٹ نہیں ملے گا اس سے آپ کو حکومت نہیں ملے گی کہ آپ اپنی فورسز کے خلاف باتیں کریں براہ کرم تھوڑا سا گزارہ کریں۔ اگر لوگ آپ کو ووٹ نہیں دے رہے ہیں تو یہ فورس کی ناکامیابی یا فورس کی وجہ سے نہیں ہے، یہ آپ کی اپنی کرتوت

ہیں اسی کی وجہ سے ہے، اپنی کرتوت کو ٹھیک کریں اور فورسز کے بارے میں اس طرح سے بات کرنے سے گریز کریں۔

جناب سپیکر: بس اس پہ کافی بات ہو گئی ہے، کوئسچن نمبر، بابک صاحب، بابک صاحب، مہربانی کریں تشریف رکھیں، بابک صاحب۔7386، جناب سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سر، اس پر ووٹنگ کریں۔

جناب سپیکر: سلطان خان صاحب، یہ ووٹ کے لئے ڈالنا چاہتے ہیں، So, question number, I put it for the vote.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، آپ لاء منسٹر کے ان الفاظ کو Expunge کرینگے۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: نگہت بی بی، تشریف رکھیں ناپلیز۔

Mr. Speaker: I will put Question No. 7285, for the vote. Is it the desire of the House that the Question No. 7285, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: The 'Noes' have it, the question is defeated. Sardar Aurangzeb Nalotha Sahib, not present, I think, the Question is lapsed.

جناب سپیکر: سردار حسین بابک صاحب، کوئسچن نمبر 7454، جناب سردار حسین بابک صاحب۔

* 7454 _ جناب سردار حسین: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائینگے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ موضع چرکوٹ تا غازی کوٹ اور موضع چرکوٹ تا منگل تھانہ پی کے 22 بونیر میں سڑکوں کے ٹینڈرز کئی سال پہلے ہوئے تھے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں موجود ہے تو مذکورہ سڑکوں کی تعمیر کو یقینی بنانے اور مکمل کرنے کے لئے فنڈ کا اجراء کب تک ہوگا، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) صوبائی حکومت نے ضلع بونیر کی سڑکوں کی تعمیر کے لئے مبلغ 200 ملین روپے منظور کئے جن میں 8 ذیلی روڈز شامل ہیں جبکہ متعلقہ روڈ موضع چرکوٹ تا غازی کوٹ 2.30 کلومیٹر اور موضع چرکوٹ تا منگل تھانہ PK-22 ایک کلومیٹر بونیر کے لئے بالترتیب 45 ملین اور 15 ملین روپے مختص کئے گئے اور

ان سڑکوں پر مورخہ 2016-06-03 کو کام شروع ہو چکا ہے۔ اب تک مبلغ 16.591 ملین اور 6.544 ملین روپے خرچ کئے جا چکے ہیں، البتہ کام کو پایا تکمیل تک پہنچانے کے لئے 28.409 ملین اور 8.456 ملین فنڈز درکار ہیں۔ تفصیل درج ذیل ہے:

S.No	Name of Roads	E/Cost in Million	Release/ Expdr. Amount	Work order date & completion date	Date of Commen-cement	Physical progress			Pendi ng liabilit y	Funds require d for comple - tion
						Earth work	Struc - ture work	Road work		
1.	Construction & B/T of roads in PK-22 District Buner (11.30 KM)ADO= No.733/150798 (2018-19)	200.00	34.409	01 year as per work order						
2.	Imprt:B/T of road from Charkot to Ghazi Kot (2.30 KM) PK-22	45.00	16.591	03.06.2016	10.06.2016	88%	865	60%	15.00 (M)	28.409 (M)
3.	Impvt: B/T of road from Charkot to Mangal Thana (1 KM)PK-22	15.00	6.544	09.06.2016	09.06.2016	90%	90%	50%	6.00 (M)	8.456 (M)

<u>جناب سردار حسین</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، میں نے کوئسچن کیا تھا کہ وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائینگے کہ جو ہمارا علاقہ ہے چرکوٹ تا غازی کوٹ، منگل تھانہ ان روڈز کے ٹینڈرز کئی سال پہلے ہو چکے ہیں۔ جناب سپیکر، مجھے جواب ملا ہے جناب سپیکر، جناب سپیکر، جو بریک اپ مجھے دیا گیا ہے، یہ اس دن بھی میں نے بات کرلی تھی کہ 2014-15 میں ان روڈز کے ٹینڈر ہو چکے ہیں۔ جناب سپیکر، آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ چھ سال میں چھ سال میں، آدھے سے بھی زیادہ کام ہوا ہے، مکمل ہوا ہے اور فنڈز نہیں ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، منسٹر صاحب جواب دے دیں گے تو پھر میں اس پہ بات کرلوں گا۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی سلطان خان صاحب۔

<u>جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون)</u>: سر، اس میں جو بابک صاحب نے۔۔۔۔

<u>جناب میر کلام</u>: جناب سپیکر، سپلمنٹری ہے میرا۔

<u>جناب سپیکر</u>: سپلمنٹری، جی میر کلام صاحب، سپلمنٹری، مائیک کھولیں میر کلام صاحب کا جی۔

جناب میر کلام: تھینک یو جناب سپیکر، بابک صاحب کے اس کوئسچن سے Related ہمارے حلقے میں وزیرستان میں بانڈہ کے نام سے ایک پل کی منظوری صوبائی حکومت نے دی ہے تو میں اپنے حلقے کی طرف سے پورے وزیرستان کی طرف سے صوبائی حکومت کا مشکور ہوں لیکن اس میں جناب سپیکر، مسئلہ یہ آرہا ہے کہ چار بار اس پہ ٹینڈر ہوا ہے لیکن پھر وہ کینسل ہو جاتا ہے، اگر منسٹر صاحب اس پہ ایکشن لے لیں، اسی بار اس کا ٹینڈر ہو کے وہ اس پہ کام شروع کیا جائے۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: سر، میں پہلے جو بابک صاحب نے Main question پوچھا ہے، یہ چرکوٹ تا غازی کوٹ جو روڈ ہے اور پھر چرکوٹ تا منگل تھانہ جو ایک روڈ ہے تو اس کے بارے میں پی کے۔22 میں یہ روڈز ہیں، سر، اس کی انہوں نے ڈیٹیلز مانگی ہیں تو اس کا 45 ملین جو ہے پہلے والا روڈ جو 2.30 کلومیٹر ہے اور دوسرا جو ایک کلومیٹر روڈ ہے اس کے لئے 15 ملین اس کی کاسٹ ایلوکیشن مختص کی گئی ہے اور 03-06-2016 کو اس کے اوپر کام شروع ہوا تھا اور 16.591 ملین روپے خرچ کئے جا چکے ہیں لیکن سر، اس میں ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے جو بھی فیڈ بیک ہے وہ یہ ہے کہ تقریباً 28 ملین ایک اور آٹھ ملین دوسرا چونکہ اس میں ٹائم آپ دیکھ سکتے ہیں، انہوں نے پوائنٹ آؤٹ بھی کیا ہے کہ کافی گزر چکا ہے، ٹینڈر کا وقت بھی بہت زیادہ ہو گیا ہے اور اس پہ 2016 سے اگر کام شروع ہے تو ابھی ڈیپارٹمنٹ کے لئے یہ فنڈز درکار ہیں، چونکہ بابک صاحب کی میرے خیال میں اس میں انٹرسٹ یہی ہو گا کہ ان کے علاقے کا روڈ ہے وہ کمپلیٹ ہو جائے تو اس کے لئے میں ضرور ان کو یہ ایشورنس دے دوں گا کہ چونکہ یہ پبلک ورکس ہیں، پبلک انٹرسٹ کے ورکس ہیں تو اس میں اگر یہ پیسے ڈیپارٹمنٹ کو چاہئیں تو میں Coordinate کر لوں گا اور اس کے لئے اگر کوئی ریلیز کی ضرورت ہو کہیں پر اگر Re-appropriation کی ضرورت تو بابک صاحب اگر میرے ساتھ Coordinate کریں تو اس کے پیچھے ہم پی اینڈ ڈی میں اور فنانس ڈیپارٹمنٹ میں لگ کے اس کے لئے فنڈز کا بندوبست کر کے تاکہ یہ روڈز کمپلیٹ ہو سکیں۔

جناب سپیکر: جی بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: یہ تو صرف ایک کوئسچن آیا ہے جناب سپیکر، یہ تمام صوبے کا یہی حال ہے اور ہمارے تمام علاقے کا یہی حال ہے، میں نہیں سمجھتا ہوں کہ میں منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ کہ کدھر سے فنڈ Arrange کریں گے؟ ان کو بتانا چاہئیے، ہم تو روزانہ یہی بول رہے ہیں، یہی پوچھ رہے ہیں کہ ان

کو مسئلہ کیا ہے؟ایک کروڑ کی ٹینڈر سکیم ہے،اس سے پہلے یہ بتا رہے تھے کہ کیپر ارولز میں موجود ہے کہ ہم 70 ملین جو ہے Advance mobilization، فیزیبلٹی نہیں ہے، PC-1 نہیں ہے، ٹینڈر نہیں ہے تو Single source کو تو 70 ملین۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> بابک صاحب، میرے خیال میں اچھی آفر منسٹر صاحب نے دی ہے۔

<u>جناب سردار حسین:</u> تو چھ سال ہو گئے ہیں اور کتنے سال چاہئیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> کہ یہ فنڈ وہ کہتے ہیں، نہیں، وہ کہتے ہیں کہ جلد از جلد کرواتے ہیں، انہوں نے ایشورنس دے دی ہے۔

<u>جناب سردار حسین:</u> نہیں، وہ کمٹمنٹ کر لیں گے کم از کم، ابھی دیکھیں جناب سپیکر، یہ جو پری میکس ہوتے ہیں یا جو TST ان کو بولتے ہیں، سی اینڈ ڈبلیو بولتے ہیں اپنی زبان میں، ان کا بھی تو اپنا موسم ہوتا ہے جناب سپیکر، وہ موسم بھی چلا گیا ہے، اب ایک سال اور انتظار کرنا پڑے گا۔

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں نہیں، انہوں نے کہا ہے کہ ہم فنانس اور پی اینڈ ڈی دونوں سے بات کرتے ہیں، منسٹر صاحب نے بتایا آپ کو کہ فنانس اور پی اینڈ ڈی دونوں سے بات کر کے کوشش کر کے کہیں سے Re-appropriation کر کے آپ کو فنڈز دلا دیتے ہیں، انہوں نے یہ بات کی ہے۔

<u>جناب سردار حسین:</u> جناب سپیکر، فنانس میں جب ہم پوچھتے ہیں تو ہمیں یہی جواب ملتا ہے کہ اکاؤنٹ ون 27 بلین خسارے میں ہے، جناب سپیکر، اسمبلی کے باہر سرکاری ملازمین احتجاجوں پہ ہیں کہ ہمارے انکریمنٹس ختم کئے گئے ہیں تو میرے خیال میں کھل کے حکومت کو بات کرنی چاہیئے کہ مسئلہ ان کو کیا ہے، مسئلہ ان کو کیا ہے؟تب یہ مسئلہ، جناب سپیکر، ممبران کا پیچھا کرتے ہیں عوام اپنے علاقوں میں، اب ہم ان کو کیا جواب دیں گے؟ابھی یہاں پہ آ کے ہم جو مسائل اٹھاتے ہیں، ہمیں بتایا جائے کہ اس میں ہماری ناکامی اور ہماری کمزوری کیا ہے جناب سپیکر، کھلے عام بتائیں صوبے کے عوام کو، ہماری بھی جان چھوٹ جائے گی اور ان کی بھی جان چھوٹ جائے گی۔

<u>جناب سپیکر:</u> چلیں اس کو بریف کریں تاکہ بلین سونامی ٹری آپ کا بڑا Burning issue ہے، اس پہ آپ لوگ بات کر سکیں۔ جی لاء منسٹر۔

<u>وزیر قانون:</u> سر، میں نے تو اس لئے چونکہ یہ ضروری ہے، میں نے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ پبلک ورکس ہے، تو میں نے تو اس لئے کہا تھا کہ اس کو دیکھ لیتے ہیں Re-appropriation کی ضرورت ہے، فنڈز

ریلیز کروانے کی ضرورت ہے اور وہ فکر نہ کریں، ہم ان کے لئے کہیں سے بندوبست کر لیں گے، پیسے ہم کر لیں گے، ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: بابک صاحب، تسلی رکھیں۔ جی، شوکت یوسفزئی صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت و افرادی قوت): سپیکر صاحب، یہ جو Hilly areas ہیں Specially-----

سردار اورنگزیب: سر، شوکت صاحب کے بعد میں نے کوئسچن پر بات کرنی ہے۔

وزیر محنت وافرادی قوت: ایک منٹ جی، یہ جو بابک صاحب نے بات کی، جتنے Hilly areas ہیں، اس دفعہ وزیر اعلیٰ صاحب کی انسٹرکشن ہے کہ ان کو زیادہ سے زیادہ فنڈ، کیونکہ دو مہینے رہ جاتے ہیں، جس طرف انہوں نے اشارہ کیا اس کے بعد برف باری اور بارشیں اور وہ وہاں کام نہیں ہوتا، تو دو مہینے ہیں تو اس کے لئے سی ایم صاحب نے اس دن انسٹرکشنز دی ہیں کہ ان علاقوں کا آپ Priority پہ پیسہ بھی جلدی دے دیں، فنڈز زیادہ دے دیں اور اور اضلاع، کیونکہ اور اضلاع میں پھر باقی دنوں میں بھی کام ہو سکتے ہیں لیکن جو کچھ ایریاز ایسے ہیں ملاکنڈ اور ہزارہ کے جہاں پھر دو مہینے بعد کام کرنا کافی مشکل ہو جائے گا تو اس کے لئے انسٹرکشنز دے دی گئی ہیں۔

Mr. Speaker: Thank you. Ms: Shagufta Malik Sahiba, Question No. 7472, last question.

* 7472 _ محترمہ شگفتہ ملک: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائینگے کہ لوکل کونسل بورڈ میں "پی یو جی ایف" کیڈر ملازمین کی تعداد کتنی ہے اور ملازمین کے نام، بنیادی سکیل اور موجودہ پوسٹ آرڈر کی تفصیل بمعہ تعیناتی آرڈر فراہم کی جائے؟

جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی برائے بلدیات): لوکل کونسل بورڈ میں "پی یو جی ایف" کیڈر ملازمین کی تعداد 592 ہے، ملازمین کے نام، بنیادی سکیل اور پوسٹنگ کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

سردار اورنگزیب: جناب سپیکر صاحب، میرا کوئسچن-----

جناب سپیکر: وہ لیپس ہو گیا ہے، آپ-----

محترمہ شگفتہ ملک: شکریہ جناب سپیکر صاحب، جو سوال میں نے کیا تھا سر، اگر آپ دیکھ لیں تو-----

سردار اورنگزیب: سر، میرا تو سوال ہے نا آج کا۔

جناب سپیکر: لیپس ہے، وہ لیپس ہے۔ جی شگفتہ ملک صاحبہ۔

محترمہ شگفتہ ملک: تو جواب آپ دیکھیں سر، میں نے ان سے جو ڈیٹیل مانگی تھی کہ پوسٹنگ آرڈر جو ان کی تعیناتی کے آرڈرز ہیں وہ فراہم کئے جائیں؟ تو یہاں پہ آپ دیکھیں کہ مجھے صرف نام انہوں نے دیئے ہیں، اب یہ سر، مجھے کمپیوٹر پہ بیٹھ کہ یہ لوگ جو نام لکھ کے ہمیں بھیج دیتے ہیں تو اس سے کیسے پتہ چلے گا کہ اس کی پوسٹنگ، Name of officer اور Place of posting کا لکھا ہے، تو جو سوال میں نے کیا ہے تو مجھے یہ سمجھ نہیں آرہی کہ ڈیپارٹمنٹ جو ہے وہ سوال سنجیدگی سے نہیں لیتا یا ان کی انٹرسٹ نہیں ہے کہ وہ پارلیمان کو وہ جواب دے جو سوال میں ہے، تو سب سے پہلے تو مجھے اس کا جواب دیں کہ کیوں مجھے پوسٹنگ جو ہے، جو پوسٹنگز آرڈر میں نے سوال میں لکھا ہے، کیوں نہیں دیئے گئے؟

جناب سپیکر: جی کامران بنگش صاحب۔

جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی برائے بلدیات): تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ سپیکر صاحب، جو میڈم نے جس بات کی طرف نشاندہی کی ہے، انہی کی بنچز میں ہمارے محترم خوشدل خان صاحب ہیں، انہوں نے یہی گلہ ابھی تھوڑی دیر پہلے کیا ہے کہ اتنی زیادہ ڈاکیومنٹس ہمیں دے دی جاتی ہیں، جو پوسٹنگ یا ٹرانسفر کے جو آرڈرز ہیں وہ بڑے Generic ہوتے ہیں، اس میں کوئی As such اتنی کوئی راکٹ سائنس نہیں ہوتی ہے، وہ ہماری ایک Placement Committee ہوتی ہے، اس کا ریفرنس دے کر وہ ایک آرڈر نکلتا ہے، اگر Consolidated orders ہم نے نکلوانے ہوں تو اس میں ہم یہ کہتے ہیں کہ انجینئرنگ کیڈرز کے Different، ایڈمن کے Different، جو اکاؤنٹس ہے اور پھر آرکیٹکٹس کیڈر، ہمارے چار کیڈرز ہیں LCB میں تو ان چاروں کے پھر Different آرڈرز نکلتے ہیں اور اگر ایک آدھ ٹرانسفر ہے تو وہ Separate order نکلتا ہے اس کا، تو اس میں کچھ نہیں ہے، انہوں نے جو ڈیٹیل مانگی ہے، جتنے بھی ہمارے 592 آفیسرز ہیں، ان کی ہم نے پوسٹنگ بتائی ہوئی ہے کہ وہ کس جگہ پہ پوسٹ ہیں، کس سکیل کے اوپر ہیں، کونسے ایریا میں ہیں اور کیا نام ہے ان کا؟ تو ان کو اگر 592 آرڈرز چاہئیں جو موجودہ ہیں، وہ بھی ہم ان کو دے دیتے ہیں، اگر ان کو اور بھی کوئی معلومات ہیں لیکن مسٹر سپیکر، کوسچن کے نیچر کو ذرا سمجھنا ضروری ہے، تو یہی گلہ ہوتا ہے ہم اگر Summarized answer دیں تو تب بھی گلہ ہوتا ہے، اگر ہم ڈیٹیل میں Answer دیں تو تب بھی یہ گلہ ہوتا ہے، اس کو تھوڑا سا اگر ہم ادھر سے ہی اگر آپ کی طرف سے کوئی رولنگ آجائے کہ ہمیں کلیئر انسٹرکشنز ہو، یا تو پھر ہم ان کے 592 آرڈرز کی Separate کاپیاں بھی اس میں جمع کرائیں، پھر ان کا یہ گلہ نہ ہو کہ یہ دیکھیں یہ اتنی زیادہ ڈاکیومنٹس

دیتے ہیں کہ ہمارا مدعا نہیں ہوتا یا پھر ہم Summarize جو اس Format میں دیا ہے تو خوشدل خان صاحب نے اور میڈم نے جو باتیں کی ہیں، وہ اگر ان کو آپ کی چیئر کی طرف سے ہمیں کوئی رولنگ آجائے تو ہم اسی حساب سے پھر Answers دے دیا کریں گے۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: شگفتہ ملک صاحبہ۔

محترمہ شگفتہ ملک: دیکھیں سر، جو میں جو پوچھ رہی ہوں، دیکھیں یہ پانچ سو اور پانچ ہزار کی بات نہیں ہے، یہاں پہ اگر میں پانچ ہزار بھی پوچھوں گی اور اگر اس میں پوسٹنگ میں پانچ ہزار لوگ ہیں تو آپ نے مجھے وہ دینے ہیں، میں اس کو Read بھی کر سکتی ہوں، میں دیکھ بھی سکتی ہوں، مجھے کوئی ایشو نہیں ہے، یہ آپ اس حوالے سے کم از کم ڈیپارٹمنٹ کا وہ نہ کریں، کم از کم اس بات پہ آپ ڈیپارٹمنٹ سے پوچھیں کہ اگر ایک ایم پی اے پارلیمان میں کوئسچن کرتا ہے تو کیوں آپ Complete جواب نہیں دیتے؟ یہ اس پہ آپ کو دفاع کرنا چاہیئے اپنے پارلیمان کا، دوسری بات سر، جو اس سوال میں مجھے انہوں نے دیا ہے کہ ان کے جو 19 گریڈ کے لوگ ہیں تو یہ جو PUGF جو کیڈر ہے، جو ایڈمن کیڈر ہے، تو اس میں اگر آپ کے پاس Already آپ نے مجھے اس میں دیئے ہیں تقریباً 20، 19 گریڈ کے لوگ ہیں اور اس کے بعد بیس 18 گریڈ کے ہیں، اب یہ ٹوٹل بنتے ہیں چالیس، جو LCB میں آپ کا جو ایک بندہ ہے، ایڈیشنل سیکرٹری جو کہ آپ کے ڈیپارٹمنٹ کا نہیں ہے، وہ 17 گریڈ کا تھا ابھی وہ 18 گریڈ پرو موٹ ہوا ہے، آپ نے اس بندے کو جو آپ نے نہیں، آپ سے پہلے عرصہ دراز سے وہ اس پوسٹ پہ As ایڈیشنل سیکرٹری ہے، تو اگر آپ کے پاس اپنے ملازمین یہ چالیس لوگ ہیں تو کیا آپ کے اپنے ڈیپارٹمنٹ کے یہ چالیس لوگ اتنے Competent نہیں ہیں کہ ایک جو Outsider ہے جو اس کیڈر کا نہیں ہے PUGF کا، آپ نے کیسے اس کو ایڈیشنل سیکرٹری عرصہ دراز سے لگایا ہے اور اپنے ڈیپارٹمنٹ کے 19 گریڈ کے بیس اور 18 گریڈ کے بیس لوگ جو ہیں یہ آپ نے ان کو Ignore کیا ہے؟

جناب سپیکر: کامران بنگش صاحب۔

معاون خصوصی برائے بلدیات: مسٹر سپیکر، ایک تو جیسے میں نے ریکویسٹ کی آپ کو کہ یہ آپ کی چیئر سے ہمیں رولنگ آجائے، میڈم نے بالکل ٹھیک فرمایا کہ وہ جو ڈیٹیلز مانگیں گی، ہم وہ دیں گے لیکن اگر یہاں پہ اس طرح کا کوئسچن ہوتا ہے کہ اس بندے کی ڈیٹیل بتائیں، For example وہ بتائیں کہ کامران بنگش کی ڈیٹیل بتائیں تو اب کامران بنگش کی ڈیٹیل یہ ہو سکتی ہے کہ اس کی ایجوکیشن کتنی ہے، اس کی

Age کتنی ہے؟اس کا یہاں پہ جب یہ پھر Answer آتا ہے تو ہمیں پھر یہ بتادیا جاتا ہے کہ نہیں آپ ان کی یہ بھی بتائیں گے کہ اس نے پرائمری میں کہاں سے کتنے مارکس لئے تھے،اس کے فلاں کلاس میں کتنے لوگ اس کے کلاس فیلو تھے،اس کے کتنے اساتذہ کرام تھے؟اتنی ڈیٹیل جو ہے وہ دینا اس لئے Complicated ہو جاتی ہے کہ جو ان کا مدعا ہے وہ ہمیں سمجھ آ جائے،تو یہ آپ کی چیئر کی طرف سے رولنگ ہو،یہی Same گلہ ابھی خوشدل خان صاحب نے کیا ہے کہ اتنی زیادہ ڈاکیومنٹس ہمیں دے دی گئی ہیں جس میں ہمیں پڑھنے میں مشکلات ہوتی ہیں،اگر آپ کر سکتی ہیں، میں آپ کو 592 آرڈرز دے دیتا ہوں۔دوسری جو آپ نے ایڈیشنل سیکرٹری کی بات کی ہے،بڑا Competent بندہ ہے ایڈیشنل سیکرٹری اور وہ ہے بھی لوکل گورنمنٹ کا،ڈی جی لوکل گورنمنٹ آفس سے وہ آ چکا ہے ڈیپوٹیشن پہ ہمارے ہی ایک Attached functionary میں وہ کام کر رہا ہے،ہم بڑے Satisfied ہیں ان کے کام سے،ہمیں اگر کہیں اور ان کی ضرورت پڑتی ہے تو ہم اس کو ادھر پوسٹ کریں گے،فی الحال وہ اچھا کام کر رہا ہے،اس میں کوئی As such قدغن نہیں ہے کہ وہ کسی اور کیڈر کا ہے تو وہ نہیں آ سکتا،ہمارے لوکل گورننس سکول میں بھی دوسرے کیڈرز کے لوگ آ چکے ہیں ہیں،ہر ٹرم میں،ان کے ٹرم میں بھی ایسے لوگ آ چکے ہیں، ہماری بھی ٹرم میں،یہ گورنمنٹ کا Prerogative ہوتا ہے کہ کسی آفیسر کی اس کی Competency کے مطابق اس کو پوسٹ کرے،ہمارے پاس جو آفیسرز ہیں وہ Well utilized ہیں،ان کو اچھی جگہوں پہ پوسٹ کیا گیا ہے،ان کی کوالیفکیشن،ان کے سکیل کے مطابق ہے۔تھینک یو،مسٹر سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو۔

<u>محترمہ شگفتہ ملک:</u> جناب سپیکر،میں ایک بات کرنا چاہتی ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> بس جواب دے دیا انہوں نے،ابھی۔۔۔۔

<u>محترمہ شگفتہ ملک:</u> جناب سپیکر،بس میں ایک بات کرنا چاہتی ہوں منسٹر صاحب کو۔

<u>جناب سپیکر:</u> دیکھیں،انہوں نے جواب دے دیا،یا پھر میں کوئسچن کو ووٹنگ کے لئے Put کر دیتا ہوں، I put the question for the voting۔دیکھیں انہوں نے جواب دے دیا،آپ کا مقصد صرف ایک آفیسر کے بارے میں تھا وہ اس کا انہوں نے جواب دے دیا اس آفیسر کے بارے میں،باقی اس سے آپ پانچ سو سے کیا لیں گے ان میں سے۔۔۔۔

<u>محترمہ شگفتہ ملک:</u> جناب سپیکر،میں بس منسٹر صاحب سے ایک بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی کریں بات۔

محترمہ شگفتہ ملک: جناب سپیکر صاحب، یہ دوسری بات یہاں پہ کامران صاحب نے کی، مجھے بہت افسوس ہوتا ہے کہ پارلیمان میں ایک ممبر یہ بات کرتا ہے کہ سپیکر ہمیں رولنگ دیں کہ ہم کیا جواب دیں؟ یہ پارلیمان کے ممبر کا استحقاق ہے، آپ کیسے یہ بات کر سکتے ہیں کہ ایک ممبر پوچھے گا اور ہم ان کو جواب نہیں دیں گے؟ یہ سپیکر صاحب رولنگ اس پہ نہیں دے سکتے۔ دوسری بات، دوسری بات جو منسٹر صاحب نے کی کہ آپ نے جو بات کی ہے، میرے پاس جو ڈیپارٹمنٹ کے لوگ ہیں وہ Already Competent، یا تو آپ مان لیں کہ Competent نہیں ہے، اگر وہ Competent نہیں ہے تو پھر ٹھیک ہے آپ تمام ڈیپارٹمنٹ مجھے کوئی انٹرسٹ نہیں ہے اس میں، اگر آپ اس سے خوش ہیں لیکن آپ کے اپنے ڈیپارٹمنٹ کے لوگوں کی میں بات کر رہی ہوں کہ کیا وہ Competent نہیں تھے؟ تو Yes, No میں مجھے کامران صاحب جواب دیں اور یہ جو بات کی ہے سر، میں Condemn کرتی ہوں کہ اگر یہ بات کرے گا کہ پارلیمان کے لوگ اس طرح سوال کرتے ہیں، یہ میرا استحقاق ہے سر، یہ تمام ممبران کا استحقاق ہے، اس پہ سپیکر صاحب یہ بات نہیں کر سکتے کہ جی آپ اتنا سوال کرو اور اتنا جواب دیں۔

جناب سپیکر: آگے چلتے ہیں، اب بس کامران آگے چلتے ہیں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی جی، خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: Leave application کے بعد مجھے ایک موقع دینا ہے، پوائنٹ آف آرڈر پر ایک ضروری لیگل بات ہے۔

جناب سپیکر: کس کے بعد؟

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: یہ Leave application جو اس کے بعد جو مرحلہ ہے، اس کا۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

6967 _ صاحبزادہ ثناء اللہ: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 2013 سے 2018 تک اپ لفٹ روڈز کی منظوری دی جا چکی تھی؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو صوبے میں کل کتنے روڈز کی منظوری ہوئی، صوبائی حلقہ وائز اور ضلع وائز فہرستیں فراہم کی جائیں، مذکورہ روڈز میں اب تک کتنے مکمل اور کتنے نامکمل ہیں، تفصیل فراہم کی جائے، نیز روڈز کے لئے منظور شدہ رقوم کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

<u>جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصیٰ برائے بلدیات)</u>: (الف) جی نہیں۔

(ب) سال 2013 سے 2018 تک ماسوائے اپ لفٹ آف رول روڈز دیر اپر اینڈ دیر لوئر کے علاوہ کوئی اپ لفٹ روڈز کی منظوری نہیں ہوئی اور اپ لفٹ آف رورل روڈز دیر اپر اینڈ دیر لوئر کی مکمل تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

7386 _ <u>سردار اورنگزیب</u>: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) جب سے گلیات ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کا قیام عمل میں لایا گیا ہے، اس کی سالانہ آمدن واخراجات کی تفصیل علیحٰدہ علیحٰدہ فراہم کی جائے؛

(ب) گلیات ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کے تحت کتنا سٹاف کام کر رہا ہے، تمام ملازمین کی تفصیل بمعہ عہدہ، ڈومیسائل، پوسٹ اور قابلیت کی تفصیل دی جائے، نیز خالی اسامیوں کی تفصیل بھی دی جائے؟

<u>جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی برائے بلدیات)</u>: (الف) جب سے گلیات ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کا قیام عمل میں لایا گیا ہے اس کی سالانہ آمدن واخراجات کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی ہے۔

(ب) گلیات ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کے تحت جتنا سٹاف کام کر رہا ہے، تمام ملازمین کی تفصیل بمعہ عہدہ، ڈومیسائل، پوسٹ اور قابلیت کی تفصیل، نیز خالی اسامیوں کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

اراکین کی رخصت

<u>Mr. Speaker:</u> Okay.Leave Applications, item No. 3: Janab Abdul Karim Sahib, Special Assistant, for today; Atif Khan, MPA, for today; Mian Nisar Gul, MPA, for three days, 14 to 16; Akbar Ayub Khan, for today; Waqar Ahmad Khan Sahib, for today; Syed Ahmad Hussain Shah Sahib, for today; Aqibullah Khan, MPA, for today; Ms: Nadia Sher Sahiba, MPA, for today; Faisal Amin Gandapur Sahib, for five days, 14 to 18; Janab Wilson Wazir Sahib, for today; Janab Sardar Ranjit Singh Sahib, for today; Janab Iqbal Wazir Sahib, for today; Sardar Muhammad Yousaf Zaman Sahib, for today; Nawabzada Farid Salahuddin Sahib, for today;

Janab Laiq Muhammad Khan Sahib, for today; Janab Shafiq Sher Sahib, for today.
Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave granted.

جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ: جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

مسئلہ استحقاق

جناب سپیکر: ایک پریولیج،اس کے بعد کر لیں،آپ کر لیتے، میں دیتا ہوں سب کو، نگہت کو بھی دیتا ہوں، آپ کو بھی دیتا ہوں۔

Item No. 5, Privilege Motion: Mr. Liaqat Ali, MPA, to please move his privilege motion No. 86, in the House.۔دیتا ہوں میں ٹائم نگہت بی بی

جناب لیاقت علی خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، میں بمورخہ 07-09-2020 بذات خود سیکرٹری پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کے آفس اپنے حلقہ نیابت پی کے۔17 کے انتہائی ضروری مسئلے کے لئے گیا، اپنا تعارف کروانے کے باوجود متعلقہ سیکرٹری نے مجھے بات کرنے کا موقع نہیں دیا اور نہ ہی صحیح انداز سے مجھے ملا، متعلقہ سیکرٹری بالکل فارغ تھا اور میرے کافی انتظار کے باوجود بھی میری بات نہ سنی، لہذا اس سے نہ صرف میرا بلکہ اس پورے معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے، لہذا اس کو متعلقہ کمیٹی کے حوالے کیا جائے تاکہ۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Ji, the question before the House is that the privilege motion No. 86, moved by the honorable Member, may be referred to the privilege committee. Is it the desire of the House that the motion should be referred to the privilege committee?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Referred to the privilege committee.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، میرا ایک بہت ضروری پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

جناب سپیکر: نگہت بی بی، میں دے رہا ہوں، ساری چیزیں، Every Point of Order is very important لیکن میں صرف Order of the day کے اوپر ہوں، فی الحال یہ دو کال اٹینشنز ہیں، کال اٹینشن کے بعد پھر آپ کو میں دے دیتا ہوں، خوشدل خان صاحب کو بھی دیتا ہوں، آپ کو بھی دیتا ہوں، اس طرح زور سے میں بالکل نہیں دوں گا، آنریبل ممبر، دوں گا، تشریف رکھیں۔ وقار احمد خان

صاحب تو نہیں ہیں، تو کون کرے گا؟ Deferred وقار صاحب کا، ایک منٹ کی بات ہے، ٹوٹل ایک منٹ کی بات ہے، ایک منٹ کی بات ہے۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تشریف رکھیں، اتنا غصہ آپ کے ساتھ زیب نہیں دیتا۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: Sahibzada Sanaullah Khan, MPA, to please move his call attention notice No. 1314, in the House.

صاحبزادہ ثناء اللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں وزیر برائے محکمہ صحت کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ تیمر گرہ ہسپتال کے آرتھوپیڈک آپریشن تھیٹر میں Image Machine تقریباً تین سال سے خراب پڑی ہے جس کی وجہ سے ہسپتال سے مریضوں کو پرائیویٹ کو ریفر کیا جارہا ہے، لہذا حکومت جلد از جلد ہسپتال کو نئی مشین فراہم کرنے کی طرف توجہ دے۔

جناب سپیکر صاحب، چونکہ تیمر گرہ ہسپتال پانچ ضلعوں کا واحد ہسپتال ہے اور لاکھوں کی آبادی اس سے مستفید ہو رہی ہے، جناب سپیکر صاحب، تین سال ہو گئے، ایک مشین جس کی نئی مشین کی قیمت پندرہ لاکھ روپیہ بنتی ہے اور اس کی Repair پر جو خرچہ آتا ہے جو پرانی مشین ہے وہ ہزاروں کی تقریباً ہو گی، پچاس ساٹھ ہزار روپے ہو گی سر، ہم نے Calculation کی ہے، ایک مہینے میں ہمارے اسی نوے مریض ریفر ہو رہے ہیں، مجھے یہ معلوم نہیں کہ اس میں وہاں کے مقامی ڈاکٹرز ملوث ہیں یا اب صوبائی حکومت محکمہ صحت اس کی طرف توجہ نہیں دے رہی ہے جناب سپیکر صاحب، میں میں ریکویسٹ کرتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بات آ گئی آپ کی۔ ?Who will respond جی لاء منسٹر صاحب۔

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): جناب سپیکر، بات تو بالکل، کال اٹینشن نوٹس اگر انہوں نے کیا ہے تو جس طرح میں نے پہلے بھی ایک سوال میں اگر Public interest کا کوئی کام ہوتا ہے تو اس کو Appreciate کرنا چاہیئے۔ یہ مشین سر، میں تھوڑا سا بتا دیتا ہوں کہ یہ جو Image Intensifier Machine ہے DHQ تیمر گرہ میں، تو سر، یہ 2007 میں یہ اس کی پرچیز ہوئی ہے، یعنی کہ پرانی مشین ہو گئی ہے ابھی اور یہ دو تین دفعہ خراب ہوئی ہے، اس دفعہ جب یہ خراب ہوئی سر، تو جو بائیو میڈیکل انجینئر نے اس کی انسپکشن کی تو یہ پتہ چلا کہ ساڑھے آٹھ لاکھ روپے تقریباً اس پہ ابھی خرچہ آئے گا۔ اب

سر، ہم نے حکومت نے دو کام کئے اور میں صاحبزادہ صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں، انہوں نے اپنے لوگوں کے لئے اگر ایشو اٹھایا ہے تو ہم نے اس جواب میں دو کام کئے ہیں، ایک ہم نے سر، جو اس کی Repair ہے اس کے لئے ایک دو دن میں پیسے ریلیز ہو جائیں گے اور وہ Repair ہو جائے گی لیکن چونکہ یہ 2007 کی مشین ہے اور یہ ابھی بہت پرانی ہو چکی ہے تو سر، اس کی نئی مشین کی پرچیز کے لئے اور یہ چونکہ سر، بارہ انچ کی مشین ہے جو پرانی چھ انچ کی مشین ہے Sorry اور سر، ابھی ماڈرن جو مشین ہوتی ہے وہ بارہ انچ کی ہوتی ہے، تو ابھی ہم نے نئی مشین کے لئے اس کی پرچیز کا پراسیس ہم نے شروع کر دیا ہے، اس دوران یہ Repair بھی ہو جائے گی، اس سے کام جب وہ چلاتے رہیں گے اور یہ پرچیز ہو جائے گی تو نئی مشین ماڈرن اور بارہ انچ والی ہم انسٹال کر دیں گے وہاں پہ۔

Mr. Speaker: Thank you, thank you. Khushdil Khan Sahib, call attention notice No. 1287.

Mr. Khushdil Khan Advocate: Thank you, Mr. Speaker. With your permission, I would like to draw the attention of the Minister of the department concerned to a matter of urgent public importance, which is: As per Print and Electronic Media, the mortality rate was very high in LRH as compared to KTH and HMC. In the earlier days, this province has recorded 435 deaths from the pandemic and more than 300 of these have occurred in Peshawar based hospitals, mostly in LRH, where 185 have come infestation illness which has been in the limelight owing to more fatality due to the virus and subsequent designation of senior faculty members and closer of ward due to infection to staff. The Minister concerned may explain the reason and causes of such high fatality death of the Covid-19 patients occurred in LRH and till whether any enquiry has been conducted in this regard.

سر، یہ کال اٹینشن تو میں نے پہلے جمع کیا تھا لیکن ابھی ان کا نمبر آ گیا، یہ تو اس کورونا وائرس کے بارے میں، بیماری کے بارے میں ہے۔ آپ کو بھی معلوم ہے کہ زیادہ تر جتنی بھی اموات ہوئی ہیں، وہ LRH میں ہوئی ہیں اور اس کا Reason یہ ہے کہ ان کا جو ڈائریکٹر ہاسپٹل ہے اس نے استعفیٰ بھی دیا ہے اور ان پر بہت سے کرپشن کے چارجز بھی ہیں۔ یہاں پر منسٹر صاحب نے فرمایا تھا، یہاں تیمور جھگڑا صاحب نے کہ ہم نے کورونا پر 77 ارب روپے خرچ کئے ہیں تو ایک طرف 77 ارب روپے اور دوسری طرف

مطلب ہے LRH کی، تو یہ مجھے جواب دے دیں کہ ان کے خلاف کوئی انکوائری، وجہ کیا ہے کہ اتنی Deaths کیوں ہوئی ہیں، اموات کیوں ہوئیں، کس وجہ سے ہوئی ہیں، ڈاکٹروں کی وجہ سے ہوئی ہیں؟

<u>Mr. Speaker:</u> Who will respond?

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> دوائی نہ ملنے کی وجہ سے، یہ مجھے بتائیں۔

<u>Mr. Speaker:</u> Shaukat Yousafzai Sahib will respond.

<u>جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت):</u> جناب سپیکر! انہوں نے جو بات کی ہے LRH کے حوالے سے، دیکھیں LRH اس صوبے کا سب سے بڑا ہاسپٹل ہے اور جتنے بھی آپ کے DHQs ہیں، THQ ہاسپٹلز ہیں یا چاہے جو بھی آپ کے، Even جو ATH ہے ایبٹ آباد، یہ سارے کے سارے جو ہیں وہ ریفر کرتے ہیں پشاور LRH میں، تو جو اس پر Burden ہے، جو انہوں نے کہا کہ جی اس میں اموات زیادہ ہوئی ہیں تو اگر آپ اس کا ایک مہینے کا بھی آپ ریکارڈ نکال کے دیکھیں تو سب سے زیادہ Patients جو ہیں وہ LRH کے اندر آتے ہیں، چاہے وہاں جگہ ہو یا نہ ہو، یہ جو ایشو ہمیں آتا ہے کبھی کبھی کہ جی وہاں پہ Over burden ہو گیا ہے تو یہ ایشو تو ہے اور Equally ہاسپٹلز ہیں، ہمارے پاس خیبر ٹیچنگ ہاسپٹل بھی ہے، ایچ ایم سی بھی ہے، شاید اس سے اچھی وہاں پہ وہ دیکھ بھال ہو رہی ہو لیکن زیادہ لوگ Prefer کرتے ہیں LRH کو، تو جو زیادہ وجہ ظاہر ہے Patients زیادہ آتے ہیں، زیادہ وہاں پہ آبادی کے لحاظ سے، یعنی Even آپ یہ اندازہ کریں کہ یہ کئی دفعہ ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ ہم ان کو Entertain نہ کریں لوکل آدمی، سر درد ہو کہتا ہے جی LRH تہ لاڑ شہ، تو وہ نمبر پر بیٹھا ہوتا ہے OPD میں کہ جی زما پہ سر درد دے، تو یہ چیزیں ہیں لیکن جو Tertiary Care Hospitls ہیں، یہ ہوتے اس لئے ہیں کہ جو بڑے بڑے علاج ہیں جو مشکل علاج ہے وہ Tertiary Care Hospital میں لے کر آیا جائے لیکن یہ ہمارے ہاں یا تو نا سمجھی ہے یا یہ بھی ہے کہ جو ہمارے Farflung areas کے اندر جو ہاسپٹلز ہیں وہ اس طرح نہیں اچھا پرفارم کر رہے، اس کی وجہ سے بھی شاید یہ ہے کہ ریفر جو کیسز ہیں، اب یہ کوشش ہو رہی ہے کہ ریفر کیسز کو کم کیا جائے، باقاعدہ کلینیکل آڈٹ Introduce کیا جائے، یہ ان کے دور میں بھی ہوا تھا، احتشام صاحب کے دور میں اور ابھی اس پر سختی سے عمل کیا جا رہا ہے کہ جو Referral cases ہیں ان کو کم سے کم کیا جائے اور اگر یہ ریفر کرتے ہیں تو کیوں کرتے ہیں؟ اس کا جو ہے نا باقاعدہ کلینکل آڈٹ اب شروع ہونے والا ہے ان شاء اللہ، تو اس سے اس کی کمی آ جائے گی، باقی اگر اور پوچھنا چاہتے ہیں خوشدل خان صاحب تو میں حاضر ہوں۔

جناب سپیکر: جی، خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: منسٹر صاحب تو ہمارا سینیئر ہیں لیکن کیا سر، یہ اس نے جو کچھ فرمایا ہے، جو انہوں نے Reason بتایا ہے، کیا یہ معقول بتایا ہے، کیا یہ Reason ہے کہ رش کی وجہ سے اموات ہوتی ہیں؟ یہ کہتے ہیں کہ ایبٹ آباد سے لوگ آتے ہیں، ایبٹ آباد میں تو خود اچھے اچھے ہسپتال ہیں، وہاں پر تو خود مطلب ہے MTI کام کر رہی ہے، یہ کوئی جواب نہیں ہے، اس طرح مطلب ہے میں اپنے بھائی سے گزارش کرتا ہوں کہ جو حقائق ہیں وہ بتایا کریں اسمبلی میں۔ دوسری بات یہ ہے کہ سر، یہ ایک آدمی کرپشن کر کر کے پھر استعفیٰ دے تو کیا یہ Solution ہے؟ انہوں نے کیوں استعفیٰ دے دیا؟ اس وجہ سے کہ اس پر بہت سے چارجز ہیں، اب مجھے اس ہسپتال سے دو آڈٹ رپورٹس کسی نے بھیجی ہیں، رات کو میں دیکھ رہا تھا، وہ میں اٹھاؤں گا وہ اتنی کرپشن، تو کیا یہ کرپشن اس پر میں ریکویسٹ کروں گا آپ سے، ہاؤس سے کہ اس پر انکوائری مقرر کر لیں کہ کیا وجہ ہے، اموات کی کیا وجہ ہے؟ اگر یہ وجہ ہے، رش کی وجہ، تو یہ تو کل کوئی اور آفت آ جائے گی تو پھر تو مطلب ہے لوگ نہیں جائیں گے؟ تو اس پر سر، آپ ایک رولنگ دے دیں کہ اس میں انکوائری کر لیں۔

جناب سپیکر: جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر محنت وافرادی قوت: اگر یہ کمیٹی کے پاس بھیجنا چاہیں، ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ہم تو چاہتے ہیں کہ اگر کہیں پہ غلطی ہے، کوئی غلطی کر رہا ہے تو ہم اس کو کیوں Defend کریں؟ یہ ہمارے سب سے بہترین ہاسپٹلز ہیں، سب سے بڑے ہاسپٹلز ہیں تو اگر یہ چاہتے ہیں، یہ مطمئن نہیں ہیں میرے جواب سے تو بالکل اگر آپ چاہتے ہیں تو کمیٹی کو بھیجنے کے لئے جی مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے خوشدل خان صاحب، کمیٹی کو بھیج دیں۔

Is it the desire of the House that the call attention notice No. 1287 may be referred to the concerned Committee? Those who are in favor of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The call attention notice No. 1287 is referred to the concern committee. Item No. 8.

اس کے بعد نگہت بی بی، 8 کے بعد آپ کا نمبر ہے، یہ صرف وہ ہے Introduction ہے، بڑا اتنا سا ہے، اتنا سا ہے، اس کے بعد آپ کے پاس فلور ہے۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا لاء آفیسرز کی تعیناتی مجریہ 2020 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: The Minister for Law, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Appointment of Law Officers (Amendment) Bill, 2020, may be taken into consideration at once.

Minister for Law: Sir, I wish to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Appointment of Law Officers (Amendment) Bill, 2020, may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Appointment of Law Officers (Amendment) Bill, 2020, may be taken into the consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 1 of the Bill: Since no amendment has been proposed by any honorable Member in Clause 1 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 1 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 1 stands part of the Bill. Mr. Inayatullah, MPA, to please move his amendment in Clause 2 of the Bill.

Mr. Inyatullah: Sir, I beg to move that Clause 2, may be omitted and the rest of clauses may be re-numbered, accordingly.

جناب سپیکر صاحب، میں تھوڑا اس کو Explain کرتا ہوں اپنی امنڈمنٹ کو۔ سپریم کورٹ نے ایک Decision کیا تھا کہ جہاں لفظ 'گورنمنٹ' آتا ہے، اس کا مطلب ہوگا Prime Minister and the Cabinet, Chief Minister and the Cabinet اور اس کے بعد جو رولز آف بزنس، Relevant rules of business کے اندر جہاں جہاں Word 'government' آتا تھا وہ کیبنٹ پوری پر ہوتا تھا اور اس کا فائدہ یہ تھا کہ کیبنٹ جو ہے وہ زیادہ Empowered ہو گئی اور کیبنٹ کے اندر جب چیزیں جاتی ہیں تو Collective اس میں Wisdom ہوتی ہے، Input آجاتی ہے، اس کو ڈسکس کیا جاتا ہے۔ اس کے دو پہلو ہیں، ایک پہلو تو یہ ہے کہ اب سپریم کورٹ کے Decision کے بعد حکومت کسی دوسرے طریقے سے اس کو تبدیل نہیں کر سکتی ہے، ایک تو Legal aspect ہے اور دوسرا

Aspect اس کا یہ ہے کہ اس میں فائدہ ہے، یعنی اگر کوئی چیز کیبنٹ کے اندر جائے گی، Vital نوعیت کا کوئی Decision ہے اور۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں کئی وقت سے آپ سے ریکویسٹ کر رہی ہوں۔

جناب سپیکر: میں آپ کو موقع دے رہا ہوں نا، آپ بیٹھیں تشریف رکھیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: آپ لوگوں نے Mindset مردوں کے لئے بنایا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی Mind نہیں کرتا ہے، آپ کو ٹائم دے رہے ہیں، نگہت! اپنی عادت تبدیل کریں، اپنے ٹائم پہ بات کریں، آپ کو دیں گے پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: بس جائیں، باہر میڈیا سے بات کریں پھر۔ جی عنایت اللہ صاحب۔

جناب عنایت اللہ: تو جناب سپیکر صاحب، میں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ حکومت اس کو تبدیل نہ کرے اور یہ سپریم کے Decision کے بھی خلاف ہے اور کانسٹی ٹیوشن کے اندر بھی آرٹیکل 129 میں بھی Executive Authority جو ہے وہ چیف منسٹر اور کیبنٹ کے منسٹرز Collectively, jointly لکھا گیا ہے کہ وہ اس کو ڈسچارج کریں گے، تو اس لئے یہ کانسٹی ٹیوشنل پروویژن کے بھی خلاف ہے اور یہ عدالتی فیصلے کے بھی خلاف ہے اور اس کا کوئی فائدہ بھی نہیں ہے، یعنی اگر ایک صوبے کا چیف لاء آفیسر ایڈوکیٹ جنرل، اس کی اپوائنٹمنٹ ہوتی ہے اور اس کا کیس کیبنٹ کے اندر جاتا ہے اور اس پر کیبنٹ کے اندر Deliberation ہوتی ہے، غور و فکر ہوتی ہے اور اس کے بعد وہ Decision ہو جاتا ہے تو اس میں زیادہ فائدہ ہو گا، اس لئے میں حکومت سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس کو ڈراپ کریں، پلیز۔

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سلطان محمد، دا تھیک وائی بنه۔

وزیر قانون: سر، میں خوشدل خان صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں، وہ کہہ رہے ہیں کہ آپ جو امنڈمنٹ لائے ہیں، یہ ٹھیک امنڈمنٹ ہے تو میں (قہقہہ) میں اس میں سر، میں ان کی بات کو اس حد تک میں تسلیم کرتا ہوں کہ جو M/S Mustafa Impex والا کیس 2016 میں سپریم کورٹ میں ہوا تو اس میں یہ فیصلہ ہوا کہ حکومت کا مطلب چیف منسٹر نہیں، حکومت کا مطلب چیف منسٹر اور اس کی کابینہ ہے، وہ تو ایک الگ ایشو ہے سر۔ اب اس فیصلے کے بعد جہاں جہاں پر بھی قانون میں یہ لکھا گیا ہے کہ گورنمنٹ کو سر، اس کے بعد وہ سارے ایشوز لانا پڑتے ہیں کیبنٹ میں، تو اگر آپ دیکھ لیں سر، جو وہ فرما

رہے ہیں کہ صوبے کا چیف لاء آفیسر ہوتا ہے ایڈوکیٹ جنرل، تو Even ایڈوکیٹ جنرل کا کیس بھی کیبنٹ میں تو نہیں آتا، وہ تو کانسٹی ٹیوشنل آفس ہے، وہ چیف منسٹر ایڈوائس دیتے ہیں گورنر کو اور گورنر اس کی اپوائنٹمنٹ کرتے ہیں، یہ تو جو ایڈیشنل یا اسسٹنٹ ایڈوکیٹ جنرل ہیں تو سر، اس لئے چونکہ یہ پراسیس بڑا لمبا چوڑا تھا اس کی ہم ایڈوکیٹ جنرل آفس کی حد تک، پھر ہم لاء ڈیپارٹمنٹ کی حد تک اس کی سکروٹنی ساری کرتے ہیں اور چونکہ ہر ایک کیس کیبنٹ کے پاس اگر Removal بھی ہوتا تھا تو تب بھی آتا تھا، تو اس لئے سر، اس آئینی سقم، آئینی جو ضرورت ہے، اس کو پورا کرنے کے لئے ہم اس قانون کے اندر یہ امنڈمنٹ لائے ہیں اور یہ امنڈمنٹ ہے ہی اسی بارے میں، تو اگر ہم یہ Withdraw کر لیں تو یہ ساری امنڈمنٹ قانون کا ہمارا مقصد فوت ہو جائے گا، میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ وہ Withdraw کریں۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی عنایت اللہ خان۔

<u>جناب عنایت اللہ:</u> سپیکر صاحب، میں اپنے Arguments دوبارہ Repeat کرتا ہوں، کچھ چیزیں اس کے ساتھ Add کرتا ہوں اور میں Withdraw تو اس لئے نہیں کروں گا کہ میرا کام یہ ہے کہ اس اسمبلی کے اندر لیجسلیشن ہوتی ہے تو اس لیجسلیشن کے اوپر میں اپنا Input دوں اور میں وہ پبلک انٹرسٹ میں دوں۔۔۔۔

(اس مرحلہ محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی، خاتون رکن اسمبلی ایوان سے واپس جا رہی ہیں)

<u>جناب سپیکر:</u> نگہت بی بی! واپس آئیں، آپ کو ٹائم ابھی دے رہے ہیں آپ کو۔

<u>جناب عنایت اللہ:</u> اگر یہ اصولاً Agree کرتے ہیں کہ ایڈوکیٹ جنرل کا کیس جو ہے وہ کیبٹ میں جائے گا اور ایڈیشنل ایڈوکیٹ جنرل اور باقیوں کا کیس نہیں جائے گا تو میرا خیال ہے کہ یہ میری بات کے ساتھ Agree کرتے ہیں۔ سچی بات یہ ہے کہ کیبنٹ اور رولز آف بزنس کے تحت کیبنٹ کے اجلاس Frequently ہوں گے، وہ ہفتے میں ایک مرتبہ ہوں گے، اس لئے یہ کوئی بہت بڑا مشکل کام نہیں ہے کہ اس قسم کی Important نوعیت کی اپوائنٹمنٹس جو ہیں وہ کیبنٹ کے اندر چلی جائیں، یعنی اس پہ پہلے بھی ایک Attempt کیا گیا تھا، اس وقت میں کیبنٹ کے اندر تھا تو میں نے سچی بات یہ ہے کہ یہ پوائنٹ آؤٹ کیا کہ یہ مت کریں۔

<u>جناب سپیکر:</u> تو میں ووٹنگ کے لئے Put کر دوں؟

<u>جناب عنایت اللہ:</u> تو اس لئے میں اپنی امنڈمنٹ کو Withdraw نہیں کرتا ہوں۔

<u>Mr. Speaker:</u> Okay.

<u>جناب عنایت اللہ</u>: کم از کم اس پہ ووٹنگ ہو جائے گی، میری جو رائے اور Opinion ہے اور میری جو امنڈمنٹ ہے وہ ریکارڈ پہ آجائے گی تو آپ اس کو ووٹ کے لئے Put کر دیں۔

<u>Mr. Speaker</u>: Okay. The motion before the House is that the amendment, moved by the honorable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and thosewho are against it may say ‘No’.

(The motion was defeated)

<u>Mr. Speaker</u>: The amendment is dropped. Now, the question before the House is that the original Clause 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The ‘Ayes’have it. The original Clause 2 stands part of the Bill. Mr. Inayatullah, Khan to please move his amendment in clause 3, of the bill.

<u>Mr. Inayatullah:</u> I beg to move that Clause 3 may be omitted and the rest of Clauses may be renumbered accordingly.

یہ بھی اسی نوعیت کا ہے کہ ’گورنمنٹ‘ کا لفظ چینج کر کیا جا رہا ہے اور اس کی جگہ چیف منسٹر اینڈ لاء منسٹر اور لاء ڈیپارٹمنٹ لکھا جا رہا ہے تو ظاہر ہے میں ان Arguments کو Repeat تو نہیں کروں گا، بس وہی چیزیں آپ اس کو ہاؤس کے سامنے Put کریں۔

<u>Mr. Speaker</u>: The motion before the house is that the amendment, moved by the honorable Member, may be adopted? Those who in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was defeated)

<u>Mr. Speaker:</u> The ‘Noes’ have it. The amendment is dropped. The question before the House is that the original Clause 3 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The ‘Ayes’ have it. The original Clause 3 stands part of the Bill. Clause 4, Amendment: Mr. Salahuddin, MPA, to please move his amendment in Clause 4 of the Bill.

<u>Mr. Salahuddin:</u> Thank you, Janab Speaker. Mr. Speaker Sir, I beg to move that clause 4, Clause 4, may be omitted and the rest of the Clauses may be renumbered accordingly.

یہ کلاز 4 Basically substitution ہے کلاز 7 کی اور کلاز 7 یہ Repeal کرنا چاہتے ہیں، Repeal اس لئے کرنا چاہتے ہیں کہ اس پہ Ban تھا کہ یہ لیگل ایڈوائزر، لیگل کنسلٹنٹ اور لیگل کونسل یہ پہلے اپوائنٹ نہیں کر سکتے تھے، اب یہ کہتے ہیں کہ نہیں ان کی اپوائنٹمنٹ ہونی چاہئیے اور ان کو اپوائنٹ کریں لیکن ان کے تو بڑے Exchequer پہ، خزانے پر اس کا بہت بڑا بوجھ پڑے گا سر۔ کانسٹی ٹیوشن کا آرٹیکل 140، وہاں پہ Is about the appointment of Advocate General, should I read it out, Sir, should I read it out? اگر اس کے بارے میں ہے، ایڈوکیٹ جنرل ہے، اسسٹنٹ ایڈوکیٹ جنرل ہے، ان کی پوری ٹیم ہے تو پھر یہ نئے لوگوں کو لانے کی کیا ضرورت ہے؟

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب۔

جناب صلاح الدین: یہ پھر Useless ہو جاتے ہیں۔

وزیر قانون: سر، ایسا نہیں ہے، یہ لیگل ایڈوائزر ابھی بھی ڈیپارٹمنٹ کے اندر موجود ہوتے ہیں۔ ایڈیشنل ایڈوکیٹ جنرل اور اسسٹنٹ کا کام کوئی اور ہوتا ہے، یہ تو ڈیپارٹمنٹ کے اندر ایڈوائس دیتے ہیں اور ان کا ایک الگ کام ہوتا ہے، اس میں صرف فرق ہم یہ لائے ہیں اس امنڈمنٹ کے ذریعے کہ لاء ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ آپ مشورہ کریں تو یہ تو ایک اچھی امنڈمنٹ ہے کہ لاء ڈیپارٹمنٹ چونکہ لیگل معاملات جانتا ہے تو ہمارے ساتھ مشورہ تو ہونا چاہئیے، آپ کیوں ہمارے مشورے کے خلاف آپ اس کے پیچھے لگے ہوئے ہیں؟

جناب سپیکر: جی صلاح الدین صاحب، Withdrawn

جناب صلاح الدین: سر، Basically یہ خزانہ پہ ہم پہلے ہی غربت کا رونا رو رہے ہیں تو سر، میری جو امنڈمنٹ ہے۔ I stick with my amendment

Mr. Speaker: Okay. The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: The 'Noes' have it. The amendment is dropped. The question before the House is that the original Clause 4 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The original Clause 4 stands part of the Bill. Clauses 5 and 6: Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 5 and 6 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 5 and 6 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 5 and 6 stand part of the Bill. Preamble and long title also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا لاء آفیسرز کی تعیناتی مجریہ 2020 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: Passage Stage: The Minister for Law, to please move the Khyber Pakhtunkhwa, Appointment of Law Officers (Amendment) Bill, 2020, may be passed.

Mr. Sultan Muhammad Khan (Minister for Law): Thank you Mr. Speaker, I wish to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Appointment of Law Officers (Amendment) Bill, 2020, may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Appointment of Law Officers (Amendment) Bill, 2020, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب سپیکر: خوشدل صاحب، کافی ہو گیا ہے ناں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سر، ایک بات کرنی ہے جو کہ بہت ضروری ہے۔

جناب سپیکر: تو ٹائم نہیں رہے گا آگے ناں، چلیں ٹھیک ہے جی، خوشدل صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب، آپ کا بہت بہت شکریہ۔ آپ کے تحمل، آپ کی برداشت، آپ کے تعاون اس کا ہم شکریہ بھی ادا کرتے ہیں اور Appreciate بھی کرتے ہیں اور ایک یہ کہ اس میں اس کرسی کی ڈیمانڈ بھی یہی ہے کہ ایسی شخصیت ہونی چاہیئے کیونکہ جب ہمیں لوگ یہاں بھیجتے ہیں تو Expressing کے لئے بھیجتے ہیں، ان کے مسائل، تو میں آپ کا بہت مشکور ہوں اور آپ کے تحمل پر، سر، عرض میری دو ہیں، پوائنٹ آف آرڈر ایک ہے لیکن بات اس وقت یہ ہے اور وہ اس ایجنڈے

کے بارے میں، سر، ایک تو ایجنڈا آپ دیکھ لیں، اس میں تحریک التواء کا اپنا آئٹم ہے، ہماری پانچ چھ تحاریک التواء، ایڈجرنمنٹ موشنز پڑی ہوئی ہیں لیکن وہ ایجنڈے پر نہیں لا رہے ہیں۔ میں آپ سے ریکویسٹ کروں گا، اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے یہاں یہ سنا ہے کہ ہمارے یہاں پارلیمانی لیڈر کو میٹنگ میں یہ کہا گیا کہ جب میں نے ان سے پوچھا کہ ایسی کوئی بات نہیں ہے ریکارڈ پر تو کیوں؟ میری عرض یہ ہے سر، کہ ایک تو ہماری ریکویزیشن پر اجلاس کو آپ نے سمن کیا ہے، دوسری بات یہ ہے کہ یہاں ایک گھنٹے پر بہت زیادہ خرچہ آتا ہے، میں نے کیلکولیشن کی، رف کیلکولیشن ہے، یہاں پر Per day ہمارا چار لاکھ اس پر خرچہ آتا ہے، انٹرٹیمنٹ کے ساتھ، ہمارے جتنے بھی ہوتے ہیں، جب ہم ان کو بلاتے ہیں آپ Sitting بھی کرتے ہیں، آپ بھی آتے ہیں تو پھر ایجنڈے کو مکمل ہونا چاہئیے۔ دوسری بات سر، یہ میرے شیڈول میں آج کے لئے دو کوئسچنز تھے لیکن ایک کوئسچن آیا ہے، تو یہ بھی اگر آپ دفتر کو کہہ دیں، سیکرٹری کے ذریعے ہمیں دیا کریں تو یہ اچھی بات ہو گی سر۔ سر، دوسری بات یہ ہے کہ ختم نبوت ﷺ پر میرا کال اٹنشن تھا، آپ نے مطلب ہے اس پر رولنگ دی اور آپ نے کمیٹی بنائی، اس میں جو ٹائم فریم ہے وہ One month ہے، ہماری اس میں میٹنگ مقرر ہوئی تھی لیکن اس دن، یہ اس دن کی بات ہے کہ جب کیبنٹ کی میٹنگ اور یہ جو حلف لے رہے تھے تو میں نے وزیر تعلیم جناب اکبر ایوب صاحب سے رابطہ بھی کیا تو انہوں نے کہا کہ میں آ رہا ہوں، میں آ رہا ہوں، بہر حال بارہ بجے تک تمام آفیسرز بھی ان کے انتظار میں تھے، At the eleventh hour انہوں نے کہا کہ میں نہیں آ سکتا ہوں، ابھی تک انہوں نے کوئی میٹنگ مقرر نہیں کی ہے، یہ بہت Important issue ہے، ہمارے مذہب کے ساتھ تعلق ہے، ہمارے دین کے ساتھ تعلق ہے تو اس میں مطلب ہے ان کو ڈائریکشن دے دیں کہ ان کو میٹنگ کر لیں۔ سر، دوسری جو آخری جو بات ہے، وہ سر میں کمیٹیوں کے بارے میں کہنا چاہتا ہوں، میں سر، آپ کا بہت مشکور اور ممنون ہوں اور میں اپنے پارلیمانی لیڈر کا بھی ممنون ہوں کہ انہوں نے پہلے بھی میرا نام Recommend کیا تھا اور آپ نے مہربانی کر کے مجھے ایگریکلچر کمیٹی کا چیئرمین بنایا، آپ نے مجھے پی اے سی کا ممبر بنایا، آپ نے مجھے ایریگیشن کمیٹی کا ممبر بنایا، آپ نے مجھے پبلک ہیلتھ کمیٹی کا ممبر بنایا لیکن Unfortunately پھر بعد میں یہ ہوا کہ آپ نے مجھے Remove کر دیا، ٹھیک ہے کہ وہ مطلب جو بھی تھا اس میں زیادہ ڈیٹیل میں نہیں جانا چاہتا ہوں، پھر میں ہائی کورٹ چلا گیا، ہائی کورٹ نے میرے حق میں فیصلہ کر کے آپ نے مجھے بحال کر دیا۔ پھر سر، آپ نے اچانک یا اس ہاؤس نے

Maneuvering کر کے تمام کمیٹیوں کو آپ نے Dissolve کر دیا اور چھ مہینے کے بعد یہاں پر موؤر نے Under rule 193 آپ کو پاور دے دی اور آپ نے کمیٹی بنادی۔ سر، مجھے پارلیمانی لیڈر صاحب نے ہم سب کو کہہ دیا کہ جو بھی آپ کی Choice ہے آپ دے دیں، اس نے مجھے کمیٹیوں کی چیئر مین شپ کے بارے میں کہا تو میں نے کہا کہ سر، اس دفعہ میں چیئر مین شپ میں زیادہ انٹرسٹ نہیں لیتا ہوں، آپ کی مرضی ہے جس کو آپ بناتے ہیں، وہ آپ کی بات ہے، جب نوٹیفکیشن آگیا تو آپ نے مجھے سر پی اے سی میں ممبر بنایا، جوڈیشری کمیٹی کا ممبر بنایا اور آپ نے پارلیمنٹ اور لاء وغیرہ کا، سر، میں بہت معذرت سے کہتا ہوں کہ جو دو کمیٹیاں ہیں، وہ فعال نہیں ہیں، 2002 سے لیکر اب تک مطلب ہے پندرہ سال، دس سال ہو گئے ہیں، آپ مجھے بتائیں کبھی جوڈیشری کمیٹی کی میٹنگ ہو چکی ہے؟ نہیں، کیونکہ پریولج کمیٹی کا اتنا مطلب ہے ہمارے بزنس یا مطلب وہ جاتے نہیں ہیں کسی کو Punishment نہیں دیتے ہیں، تو جب Punishment دے کر پھر جوڈیشری کمیٹی میں جائے گی تو وہ مطلب ہے Ineffective ہے۔ اسی طرح ہماری جو دوسری ہے، وہ بھی Ineffective، وہ فعال نہیں ہے، تو میں بہت معذرت سے آپ سے بھی اپنے پارلیمانی لیڈر سے بھی معذرت کرتا ہوں کہ میں تینوں کمیٹیوں سے استعفیٰ پیش کر رہا ہوں، ابھی میں آپ کے سامنے سیکرٹری کو حوالہ کروں گا لیکن ایک چیز میں آپ کے ذہن میں لاتا ہوں کہ 193 آرٹیکل جو آپ نے پڑھا ہو گا، سیکرٹری نے پڑھا ہو گا اور ہمارے لاء منسٹر بیرسٹر صاحب تشریف فرما ہیں، وہ بہت کلیئر ہے، آپ دیکھیں، اس میں لکھا ہے، Qualification and experience دو لفظ اس میں استعمال ہوئے ہیں، Qualification and experience اب آپ نے سر، ہیلتھ کمیٹی کی محترمہ ممبر کو آپ نے چیئر مین بنایا ہے، میں اس سے بھی معذرت کرتا ہوں اور معافی چاہتا ہوں، وہ * + پاس ہے، کیا ایک * + پاس اتنے بڑے ڈیپارٹمنٹ کو A Big Department، ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو کنٹرول کر سکتی ہے، کیا وہ مطلب ہے جواب دے سکتی ہیں یا وہ پڑھ سکتی ہیں؟ تو ایسے حالات میں سر، مطلب ہے میں معذرت کرتا ہوں کہ آپ کے نوٹس میں میں لایا ہوں کہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ جو ایک Big Department کی جو چیئر مین ہے ہماری محترمہ * + پاس ہے، یہ سارا ریکارڈ میرے پاس موجود ہے تو بس پھر ایسے حالات میں مزید مطلب ہے اس کا ممبر نہیں رہ سکتا ہوں۔ تھینک یو۔

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کیا گیا۔

جناب سپیکر: بابر سلیم سواتی صاحب، پوائنٹ آف آرڈر ہے آپ کا جی!

محترمہ رابعہ بصری: سر، میں اس کے بارے میں جواب دینا چاہوں گی، اگر آپ اجازت دیں۔

جناب سپیکر: چلیں پہلے آپ جواب دے دیں، محترمہ رابعہ بصری صاحبہ، مائیک کھولیں رابعہ بصری صاحبہ کا۔

محترمہ رابعہ بصری: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جیسے کہ میرے محترم ساتھی نے کہا کہ بھئی چیئرپرسن جو بنائی گئی ہیں، کیا وہ یہ اس کو کر سکیں گی؟ تو میرا ان کو یہ جواب ہے کہ جب میں یہ کام کروں گی ان شاء اللہ تعالیٰ اور اس پہ میں پورا اتروں گی تو تب آپ مجھ سے پوچھئے کہ اگر میں نہ کر سکوں، ان شاء اللہ تعالیٰ یہ آپ دیکھیں گے کہ میں آپ کو کس طرح کر کے دکھاتی ہوں، میں کوئی، ایک ایجوکیشن آپ نے بالکل ٹھیک کہا، اس پہ میں نے کبھی خان صاحب کو بھی کسی پردے میں نہیں رکھا اور میں کام کرنا جانتی ہوں اور کام جو ہے میرا اگر اس میں کبھی اعتراض ہوا، کسی چیز کی کمی ہوئی تو بالکل آپ مجھے کہہ سکتے ہیں اس میں، تھینک یو۔

محترمہ سمیرا شمس: جناب سپیکر صاحب، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: انہوں نے بات کی، رابعہ بصری صاحبہ نے جواب دے دیا، اب کس کس کو اجازت دوں، ڈاکٹر صاحبہ کو دوں، آپ کو دوں؟ جی کریں آپ۔

محترمہ سمیرا شمس: شکریہ سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، میرے خیال سے اس ایوان میں جتنے بھی ممبران ہیں، ٹیکنوکریٹس بہت کم ہیں، جو جس فیلڈ سے تعلق رکھتے ہیں اور وہ اسی فیلڈ کو ساتھ لے کر چلیں گے اور میرے خیال سے ہم میں سے اگر آپ Educationist ہیں تو آپ کو تو ایجوکیشن کی منسٹری نہیں دی گئی ناں، ہائر ایجوکیشن کی منسٹری دی گئی ہے۔ بہت سارے ہمارے ایسے ممبران ہیں جو Expertise دوسری اس میں رکھتے ہیں لیکن منسٹریز ان کو دوسرے لیول پہ دی گئی ہیں۔ یہ جو بات ہو رہی ہے وہ پریزیڈنشل سسٹم پہ ہوتی ہے کہ پریزیڈنشل سسٹم، ایک پریزیڈنٹ الیکٹ ہوتا ہے اور باقی ساری ٹیم جو آتی ہے وہ ٹیکنوکریٹس کی آتی ہے جو Specific field سے Related ہوتی ہے۔ میرے خیال سے یہاں پہ سب عوامی نمائندے ہیں اور ہم عوام کی آواز لے کر اس ایوان تک پہنچتے ہیں اور رابعہ آنٹی جو ہیں میرے خیال سے تحریک انصاف میں، اس میں جتنے بھی ممبرز بیٹھیں ہیں، کچھ فاؤنڈر ممبرز ہیں لیکن وہ ہم خواتین میں سے سب سے پہلی ممبر ہیں جو پی ٹی آئی سے بہت ان کا پرانا تعلق ہے، مینجمنٹ کے

حوالے سے ان کی وویمن ونگ کی تنظیمیں ہیں، ان کی سیاست اور ساتھ ساتھ میں ان کی موبلائزیشن پارٹی کے لئے ووٹ بینک کے لئے وہ کافی حد تک وہ سب کچھ کر چکی ہیں، سوشل ورک میں وہ ایکسپرٹ ہیں، میرے خیال سے ہم دس خواتین میں سے زیادہ وہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس ختم کریں نا اب، تھینک یو جناب (شور) بس ہو گئی ہے بات، اب کیا کرنا ہے، احتجاج کرنا ہے۔ بابر سلیم سواتی صاحب۔

(شور)

جناب بابر سلیم سواتی: میرا خیال ہے کہ ان کی سن لیں۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: اصل میں بات یہ ہے کہ یہ خوشدل خان صاحب کا پوائنٹ بنتا نہیں تھا، یہ پوائنٹ بنتا نہیں تھا خوشدل خان صاحب کا، اس میں ماضی میں اسی ایوان کے اندر، (شور) ایک منٹ ٹھہر جائیں، ایک منٹ ٹھہر جائیں، یہ پوائنٹ بنتا نہیں تھا اور یہ سپیکر کی صوابدید ہے کہ وہ کمیٹیز جب بناتے ہیں تو صرف کوالیفکیشن کے علاوہ بھی Expertise ہوتی ہے، تو وہ دیکھ رہی ہوتی ہیں (شور) خوشدل خان صاحب سنبھالیں سیچویشن کو آپ (قہقہہ اور شور) مہربانی کریں، میں وہ الفاظ Expunge کر دیتا ہوں، میں وہ الفاظ Expunge کر دیتا ہوں۔

(شور)

محترمہ سمیرا شمس: رولنگ دے دیں۔

جناب سپیکر: Expunge کر دیا ہے نا، رولنگ دے دی نا۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: Expunge کر دیا ہے نا ان الفاظ کو۔

محترمہ سمیرا شمس: رولنگ دے دیں آپ۔

جناب سپیکر: رولنگ تو میں نے دی، میں نے Comments دے دیئے ہیں کہ یہ پوائنٹ بنتا نہیں تھا اور یہ الفاظ خوشدل خان صاحب کے میں Expunge کرتا ہوں، بس بات ختم ہو گئی ناں (شور) Expunge ہو گئے، ابھی آپ لوگ تشریف رکھیں، تشریف رکھیں (شور) میں نے کہہ دیا ہے، میں نے یہ Comments دے دیئے ہیں کہ یہ پوائنٹ بنتا نہیں ہے ان کا، اسی لئے میں اس کو

Expunge کرتا ہوں۔ جب ایک نہ کرے بندہ Excuse تو پھر کیا کریں ہم، وہ الفاظ واپس لینے کو تیار نہیں ہیں تو میں Expunge کر رہا ہوں۔ آپ تشریف رکھیں، شاباش بیٹھیں، آگے چلتے ہیں، بس وہ الفاظ Expunge ہو گئے (قہقہہ) ہم نے وہ الفاظ ہی Expunge کر دیئے ہیں۔ پوائنٹ آف آرڈر جی، بابر سلیم سواتی صاحب۔

<u>جناب بابر سلیم سواتی</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی برائے بلدیات)</u>: جناب سپیکر، مجھے تھوڑی وضاحت کرنے دیں پلیز۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی کامران بنگش صاحب، بیٹھیں، آپ سب تشریف رکھیں، Quickly، آگے ڈیبیٹ بھی ہے۔

<u>معاون خصوصی برائے بلدیات</u>: مسٹر سپیکر سر، میں Quickly بتا دینا چاہتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر</u>: کامران خان Quickly، آگے ڈیبیٹ بھی ہے۔

<u>معاون خصوصی برائے بلدیات</u>: میں Quickly بتا دینا چاہتا ہوں، چونکہ مرجڈ ایریاز سے کچھ ایم پی ایز آئے ہوئے تھے تو میں Properly سن نہیں سکا۔ مسٹر سپیکر، اس ہاؤس میں پہلے بھی یہ بات ہوئی، یہاں پر Insensitive remarks سے اجتناب کیا جائے، آپ کو ماشاء اللہ اللہ تعالیٰ نے بہت نوازا، آپ بڑے Educated ہیں، آپ بڑے قابل ہیں، آپ کی ایجوکیشن آپ کی کوالیفکیشن، آپ کا Experience اپنی جگہ پر، لیکن آپ اس ہاؤس کے کسی بھی ممبر کو، بالخصوص اگر وہ خواتین ہیں، آپ ان کو اس بات پر Snub نہیں کر سکتے کہ وہ نہیں چلا سکتے۔ یہ اس ہاؤس میں آئی ہیں، اس ہاؤس میں ان کی Representation ہے (تالیاں) اور پھر Gender کو لے کر، آپ کسی کی Gender کو لے کر یہ بات ہرگز نہ کریں، یہ Insensitive remarks ہیں، Gender based remarks دینا یہ لوگوں کی دل آزاری ہے، یہ خواتین ہوتی ہی، Respectable ہیں، آپ جیسے Educated لوگ آپ ان کو اس بات پر سنگل آؤٹ نہیں کر سکتے کہ ان کی ایجوکیشن نہیں ہے یا کوالیفکیشن نہیں ہے یا یہ Manage نہیں کر سکتے، یہ اس ہاؤس کے اس فلور آف دی ہاؤس پر ایسی بات کرنا مناسب نہیں ہے، اس ہاؤس کا، ممبران کا استحقاق اس سے مجروح ہوتا ہے۔ آج میں نے ریکویسٹ کی ہے، اتنی زیادہ فی میل کو آپ کے End پر بھی فی میل ہیں، ہم کبھی یہ سوچ بھی نہیں سکتے کہ ہم کسی کی Age کو، یہاں پر بات ہوئی

ہے سپیکر صاحب، یہاں پر Age کو لے کر بات ہوئی ہے، یہاں پر کسی کی Capacity کو لے کر بات ہوئی ہے، آج Gender base پہ بات ہوئی ہے، ان باتوں سے لہذا آئندہ کے لئے اجتناب کیا جائے، ہم آپ کی قابلیت کو، آپ کو Expertise کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، ہم اس کو ہرگز کو نسچن نہیں کرتے لیکن ان کی بھی Respect کو کو نسچن نہ کیا جائے۔

جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ: جناب سپیکر، یہ بات جو ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: خوشدل خان صاحب، آپ سینیئر ممبر ہیں، آپ تشریف رکھیں، مہربانی کریں تشریف رکھیں، مہربانی کریں تشریف رکھیں۔ بابر سلیم سواتی صاحب، بابر سلیم سواتی صاحب۔

جناب بابر سلیم سواتی: جناب سپیکر، میں اس معزز ایوان کی توجہ ایک بڑے دلخراش واقعے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں جس میں تحریک انصاف ہزارہ ڈویژن کے ڈپٹی جنرل سیکرٹری اور سابق صوبائی امیدوار ملک طاہر اقبال کو کل شام غازی میں ٹارگٹ کلنگ کر کے شہید کر دیا گیا۔ یہ ایک بڑا ظلم ہے سر، جس کی جتنی بھی مذمت کی جائے وہ کم ہے۔ وزیر اعلیٰ صاحب نے اس پر نوٹس لیا ہے مگر میں چاہوں گا جناب وزیر قانون صاحب یہاں بیٹھے ہیں، یہ کسی بھی پولیٹیکل فگر کا پہلا واقعہ ہے غازی کی حدود میں، اور یہ بڑا Alarming ہے۔ ملک طاہر اقبال بڑے شریف النفس آدمی تھے، بڑے Humble تھے، بڑے Polite تھے، کسی کے ساتھ اس کی دشمنی نہیں تھی، کسی کے ساتھ ان کی کوئی کاروباری عداوت نہیں تھی اور پارٹی کے لئے وہ ہر وقت لگے رہتے تھے۔ ہم یہ چاہتے ہیں اور اس ایوان کے توسط سے میں یہ چاہتا ہوں کہ اس کی ہم ویسے بھی پولیس کو بڑا Praise کرتے ہیں، کے پی پولیس کو کہ سائنٹیفک بنیادوں پہ، یہ چونکہ شام کے وقت یہ قتل ہوا ہے اور شام کے وقت کوئی بھی واقعہ ہو جائے، وہ ذرا تھوڑا سا Vague ہو جاتا ہے تو اس کی سائنٹیفک بنیادوں پر تحقیقات کی جائیں اور ٹھیک لوگوں تک پہنچا جائے اور سپیکر صاحب، ان کے لئے فاتحہ بھی ہو جائے اور باقی۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، لطف الرحمان صاحب۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

جناب سپیکر: ابھی ہم ڈیبیٹ کی طرف جا رہے ہیں لیکن اس سے پہلے میں ایک بات کر دوں کہ خوشدل خان صاحب کی بات تو پھر میں تھوڑا چھیڑنے والا ہوں، رابعہ بصری صاحبہ پرسوں، دو دن پہلے کی بات ہے یہ ایبٹ آباد گئیں، انہوں نے کمپلیکس کا وزٹ کیا، وہ نو افراد جن کی بینائی ضائع ہوئی تھی ان سے ملاقاتیں

کیں اور انہوں نے پوری رپورٹ مجھے Submit کرنی ہے اور انہوں نے بڑی محنت سے اور جانفشانی سے وہاں Stay کر کے ہاسپیٹل کا نہ صرف دورہ کیا بلکہ ایک رپورٹ بھی مجھے Submit ہو رہی ہے، آج یا کل صبح ہو جائے گی، جو ہم نے اس ہاؤس کی طرف سے بات چیت کی اس رپورٹ میں، رپورٹ ان کے پاس ہے، تو انہوں نے اس میں بہت محنت کی ہے I appreciate your efforts تو جی کامران بنگش صاحب ڈسکشن آن چکدرہ، چترال سی پیک روڈ تو کمپلیٹ ہو گا، آپ نے Conclude کرنا ہے تو پھر ہم بلین ٹریز سونامی پر جاتے ہیں۔

<u>جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی برائے بلدیات)</u>: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔ مسٹر سپیکر، آپ کا شکریہ اور تمام معزز ممبران کا جنہوں نے اس دن ڈیبیٹ میں حصہ لیا، بالخصوص عنایت اللہ صاحب نے جو Initiate کیا، میں اپنی بات سے پہلے مسٹر سپیکر، یہ آج فلور آف دی ہاؤس پر میں Appreciate کرنا چاہتا ہوں دو ممبران کو جنہوں نے بڑا زبردست Fact اور فگرز کے ساتھ اس ڈیبیٹ میں حصہ لیا، ایک شفیع اللہ خان صاحب اور ایک وزیر زادہ صاحب، انہوں نے Documented proofs دیئے اس ہاؤس میں، انہوں نے بتایا کہ کیسے اس ہاؤس کو مس گائیڈ کیا جا سکتا ہے اور وہ انہوں نے ثابت کر دیا جس کی وجہ سے اس دن وہ ڈیبیٹ کا اور مزہ آیا۔ مسٹر سپیکر، تین Important issues ہیں، اور یہ ہاؤس کے ریکارڈ میں ہے یہ پہلے بھی اس پر ڈسکشن ہو چکی ہے، ایک جو Existing road ہے جو چکدرہ ٹو چترال جو Existing road ہے اس پر این ایچ اے کام کر رہا ہے اس کے اوپر، اس کی پروکیورمنٹ سٹارٹ ہو چکی ہے، EXIM Bank کے تعاون سے، تو یہ ایک تھوڑا سا، چونکہ تین پراجیکٹس Different ہیں اور وہ تینوں ایک دوسرے سے Connected ہیں تو ایک جو این ایچ اے کر رہا ہے وہ بھی اس ریکارڈ کا حصہ بنے جو شفیع اللہ خان صاحب نے With documents بتائے کہ وہ پچھلی فیڈرل گورنمنٹ نے ڈراپ کیا تھا وہ پراجیکٹ، موجودہ وفاقی حکومت عمران خان کی قیادت میں انہوں نے اس پراجیکٹ کو پی ایس ڈی پی کا حصہ بنایا، دوسرا جو پراجیکٹ ہے وہ سی پیک Alternate route کا ہے، وہ بھی اس ہاؤس میں انہوں نے بتا دیا تفصیل سے کہ وہ بھی ڈراپ ہو گیا تھا مسٹر سپیکر، وہ پراجیکٹ جو سی پیک Alternate route ہے جس کا ایک حصہ دیر ٹو چترال ہے اور دوسرا حصہ چترال ٹو گلگت بلتستان ہے، دونوں حصے جو ہیں، وہ تقریباً 228 کلو میٹر بنتا ہے، وہ بھی اس گورنمنٹ نے، چونکہ پچھلی گورنمنٹ نے اس میں 2016 میں Reflect ہوا، 2017 میں Reflect ہوا، 2018 میں ڈراپ

ہو گیا، پھر 2018 جو سپلیمنٹری بجٹ پیش کیا فیڈرل گورنمنٹ نے، اس میں پھر Add ہو گیا وہ پراجیکٹ، تو وہ بھی اسی موجودہ فیڈرل گورنمنٹ نے اس کو Add کیا اور اس پراجیکٹ کو ابھی Pursue کیا جارہا ہے، تو سی پیک روٹ جو ہے Alternate وہ ان کے جو طارق اللہ صاحب جماعت اسلامی کے، انہوں نے فلور آف دی ہاؤس پر لاسٹ فیڈرل گورنمنٹ میں، فلور آف دی ہاؤس نیشنل اسمبلی پر انہوں نے کہا کہ یہ پراجیکٹ ڈراپ ہوا، یہ بدقسمتی ہے خیبر پختونخوا کی اور انہوں نے Protest کیا تھا، یہ بھی اس دن ڈسکس ہوا، یہ اس فیڈرل گورنمنٹ نے، موجودہ فیڈرل گورنمنٹ نے عمران خان کی قیادت میں اس کو Add کیا، اب تیسرا پراجیکٹ، دو پراجیکٹس، ایک جو این ایچ اے کی پروکیورمنٹ کی سٹارٹ ہو گئی ہے EXIM Bank کے تعاون سے، وہ جو Existing road ہے اس کی Rehabilitation ہے Widening ہے اور وہ کام اس کے اوپر سٹارٹ ہے۔ دوسرا سی پیک Alternate route وہ بھی پی ایس ڈی پی کا حصہ ہے، پی ایس ڈی پی میں آ چکا ہے، Reflected ہے اور یہ وہ پراجیکٹس ہیں جو دونوں ڈراپ ہو گئے تھے لاسٹ فیڈرل گورنمنٹ میں، اور اس پر جماعت اسلامی کے ہی ایم پی اے کی Recorded videos ہیں، سپیچز ہیں، جو انہوں نے Protest کیا تھا، باقی سب جماعتوں نے بھی کیا تھا۔ تیسرا پراجیکٹ جو ہے وہ چکدرہ ٹو دیر موٹروے، وہ بڑا Important ہے مسٹر سپیکر، موجودہ وفاقی حکومت، عمران خان نے ایک سپیشل پیکیج شروع کیا جس کو پی ایس ڈی پی پلس بولتے ہیں، پی ایس ڈی پی کا مطلب ہے، پبلک سیکٹر ڈیویلپمنٹ پراجیکٹ، یہ پی ایس ڈی پی پلس جو 2020 میں سٹارٹ ہوا ہے، پی ایس ڈی پی پلس کا مطلب ہے "پرائیویٹ سیکٹر ڈیویلپمنٹ پراجیکٹ" جو کو Expeditious manner میں اس کو Dispose کرنا ہے، اس کے تحت چکدرہ ٹو دیر موٹروے اس کی Approval ہو چکی ہے، ابھی اس کی فیزیبلٹی Started ہے، Already اس کی فیزیبلٹی ہو چکی ہے۔ دیر سے ہمارے جو محترم ایم پی ایز اور ایم این ایز ہیں ان کی قیادت میں ایک تفصیلی ملاقات ہوئی وزیر اعلیٰ صاحب کے ساتھ، میں اس میٹنگ میں بیٹھا ہوا تھا، وزیر اعلیٰ صاحب نے اسی وقت فیزیبلٹی اور اس کی ڈیزائن کی Approval دے دی ہے، اس کے لئے کنسلٹنٹ Hire ہو چکا ہے، By March, 2021 ان شاء اللہ اس کی فیزیبلٹی کمپلیٹ ہو جائے گی اور اس کے اوپر Properly کام ہو جائے گا۔ 54 کلومیٹر کا چکدرہ ٹو دیر ایکسپریس وے اس کی Approval ہو چکی ہے پی ایس ڈی پی پلس سے اور اس کی Consultancy بھی ہو گئی ہے، تو یہ تین پراجیکٹس Important ہیں، اس کے اوپر کسی قسم کی دو رائے نہیں ہیں، نہ یہ موجودہ حکومت نے کبھی

ڈراپ کئے ہیں، نہ کوئی ایسا ارادہ ہے، لہذا یہ اس فلور آف دی ہاؤس پر یہ Appreciate کرنے کی، قابل تحسین ہے جو دیر سے ہمارے ایم پی ایز اور ایم این ایز صاحبان جو آئے تھے، انہوں نے اس کے اوپر Struggle کی، پھر میری ایک تفصیلی پریس کانفرنس ہوئی تھی اسی ہاؤس میں، عنایت اللہ صاحب نے پہلے بھی پوائنٹ آف آرڈر پر اس پر بات کی تھی، تو اس کی بھی ڈیٹیل موجود ہے، ایسی کوئی بات نہیں ہے، انفراسٹرکچر کے ہمارے پراجیکٹس ہیں، دیر ہو سوات ہو، ڈی آئی خان، مرجڈا یریاز ہوں، سنٹرل ریجن ہو، سب میں ڈیویلپمنٹل کام شروع ہے ان شاء اللہ، اور ابھی میں آپ کو مسٹر سپیکر، یہ بتا دوں کہ ہم نے Power play لے لیا ہے، اگلے تین سال میں ہم آپ کو دکھائیں گے ان شاء اللہ چکدرہ ٹو دیر موٹروے بھی کمپلیٹ ہو گا، سی پیک روٹ کے اوپر بھی کوئی Compromise نہیں ہو گا اور این ایچ اے کی Widening of existing road ہے وہ بھی کمپلیٹ ہو گی۔ تھینک یو مسٹر سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو۔ ذرا Speedily بحث پر چلتے ہیں، چونکہ آٹھ بجے دوبارہ ہم سب نے ملنا ہے ڈنر کے اوپر بھی اور Discussion on Billion Tree Afforestation Project جناب لطف الرحمان صاحب۔

<u>جناب لطف الرحمان:</u> **نحمدہ نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد بسم اللہ الرحمن الرحیم۔**

<u>جناب سپیکر:</u> اشتیاق صاحب ہیں۔

<u>جناب لطف الرحمان:</u> بہت بہت شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، آپ کو معلوم ہے کہ ہم نے یہ اس اجلاس کی ریکوزیشن کی تھی اور اس کا ایجنڈا جناب سپیکر تیار کیا تھا اور تقریباً آپ تمام موضوعات کو اٹھالیں تو ہم نے صوبے کی بہتری کے لئے تمام موضوعات اٹھائے اور ہم چاہتے ہیں کہ یہ صوبہ ترقی کرے جناب سپیکر، اور یہاں صوبائی اسمبلی میں اس پر بحث کرنا اور حکومت کی اس طرف توجہ دلانا اور احساس ذمہ داری جناب سپیکر دلانا، مقصد بنیادی یہ ہے کہ ہم عوام کو جو ان کے حقوق ہیں، ان کو ہم کیسے اور کس طریقے سے حاصل کر کے ان کو دے سکیں؟ جناب سپیکر، یہاں گیس پر، گیس کی ایکسائز ڈیوٹی پر، آئل کے اوپر، آئل کی جو رائلٹی ہے اس حوالے سے، چاہے وہ ہمارے نیٹ ہائیڈل پرافٹ کے حوالے سے ہو، چاہے ہمارا جو پانی ہے، جو ہمارا پانی ضائع ہو رہا ہے اور کسی کام نہیں آ رہا ہے جناب سپیکر، اس حوالے سے ہو، چاہے ہماری لوڈشیڈنگ کے حوالے سے ہو جناب سپیکر، اور بجلی کی پیداوار کے حوالے سے ہو جناب سپیکر، تو یہ سارے وہ موضوعات ہیں کہ جو ہم نے حکومت کے سامنے اٹھائے، حکومت کے سامنے رکھے، مقصد بنیادی یہ تھا کہ

اگر حکومت نے اپنے منشور میں یہ چیزیں شامل کی ہوئی ہیں اور ان کا نعرہ یہ جناب سپیکر، تو آج اگر اس پر کوئی عمل نہیں ہو رہا تو وہ مقصد تھا ان کے سامنے رکھنا، یا قوم کے ساتھ غلط بیانی کی گئی ہے یا غلط وعدے کئے گئے ہیں جناب سپیکر، وہ ساری چیزیں ان کے سامنے رکھنی تھیں کہ ایک دفعہ پھر ہم حکومت کو اپنا وہ وعدے یاد دلائیں، وہ احساس یاد دلائیں کہ جو اس حکومت نے اس قوم کے لئے، اس صوبے کے لئے کرنا تھا جناب سپیکر، جو آج تک نہیں ہو سکا۔ ہمیں بڑے خوشنما جواب تو دے دیئے جاتے ہیں یہاں سپیکر صاحب، بڑے اچھے جوابات دیتے ہیں اور ان کے جوابات سے لگتا ہے کہ بس اب سارے مسائل حل ہو گئے ہیں لیکن در حقیقت اگر آپ قوم کے پاس جائیں گے اور جو رونا وہ قوم اس وقت رو رہی ہے، اس کا آپ اندازہ نہیں کر سکتے۔ جو عوام میں، لوگوں میں جو حقوق کے حوالے سے احساس محرومی ہے جناب سپیکر، آپ اس کا اندازہ نہیں کر سکتے جناب سپیکر، تو جناب سپیکر، ہمارا مقصد بنیادی یہی ہے کہ ہم یہ سارے موضوعات اٹھا کے حکومت کے سامنے رکھتے ہیں کہ خدارا ان چیزوں پر آپ اپنی ذمہ داری نبھائیں، ہم سب صوبے کے حقوق کے لئے ہم آپ کے ساتھ کھڑے ہیں، اگر آپ اپنے صوبے کے حقوق کے حصول کے لئے اگر اپوزیشن آپ چاہتے ہیں کہ وہ آپ کے ساتھ کھڑی ہے اس حقوق کو حاصل کرنے کے لئے لیکن یہ ذمہ داری آپ کی ہے کہ آپ اس کو لیڈ کریں، آپ کی حکومت ہے، آپ ان مسائل کو حل کریں جناب سپیکر، یہ تمام مسائل یہاں پہ ذکر کرنے کا بنیادی مقصد جناب سپیکر، یہ ہے۔ اب میں آ جاتا ہوں اصل بات کے اوپر جناب سپیکر، سونامی بلین ٹری کے حوالے سے جناب سپیکر، آپ تمام ملکوں میں چلے جائیں اور ایک مستقل پالیسی ہوتی ہے جناب سپیکر، روزمرہ کے حوالے سے پالیسی آتی ہے جناب سپیکر، سالوں سے چلتی ہوئی یہ پالیسی اپنے روٹین کے مطابق جناب سپیکر چلتی ہے، کہاں پہ آپ کو جنگلات کی ضرورت ہے کہاں پہ ہمارے جنگلات کو وہاں کٹائی کی ضرورت ہے، کتنے عرصے کے بعد پھر اس کی نئی پلاننگ ہوتی ہے، اس کی جگہ نئے درخت اگانے ہوتے ہیں اور یہ بہ ترتیب پورے ملک میں اس طریقہ کار سے پالیسی بنائی جاتی ہے جناب سپیکر، آپ پوری دنیا میں جا کے دیکھ لیں، آپ دیکھیں گے کہ نئے درخت آ رہے ہیں، کٹائی ہو رہی ہے، اس کی جگہ پہ نئے درخت آ رہے ہیں، ایک پالیسی ہے، ایک ترتیب ہے، ایک روٹین سے یہ سلسلہ چلتا ہے جناب سپیکر، لیکن ہمارے ملک میں عجیب بات ہو جاتی ہے کہ اچانک کچھ چیزیں یاد آتی ہیں، اس پہ پوائنٹ سکور کیا جاتا ہے، سیاسی انداز میں اس کو بیان کیا جاتا ہے جناب سپیکر، اور وہ بھی اس طرح بیان کیا جاتا ہے جناب سپیکر کہ آج تک ہماری اسمبلی کو، ہمارے تمام ممبران بیٹھے ہوئے ہیں،

میں پورے وثوق کے ساتھ کہتا ہوں جناب سپیکر کہ آج تک ان کو یہ معلوم نہیں ہے کہ ہمارے صوبے میں جو بلین ٹری کے حوالے سے پراجیکٹ تھا وہ واقعتاً بلین ٹری کے اس میں تھا یا وہ کروڑوں میں تھا، کتنے کروڑ میں تھا اور آج تک یہ پتہ نہیں چلا کہ کتنے درخت لگائے گئے ہیں جناب سپیکر، اور اس کا یہ اندازہ آج تک نہیں ہو سکا کہ کتنے درخت ہمارے فیل ہو گئے اور اس کی جگہ ہم نے نئے درخت لگائے ہیں یا نہیں لگائے ہیں جناب سپیکر اور خود رو درخت کے پیچھے بلین کو چھپایا جاتا ہے جناب سپیکر، آج تک انہوں نے قوم کو ہماری اسمبلی کو ہمارے ممبران کو آج تک یہ نہیں بتایا کہ ہم نے تقریباً میرا اندازہ ہے کہ ففٹی پرسنٹ تو بلین ٹری کے حوالے سے وہ خود رو جنگلات کے حوالے سے بات ہو رہی ہے، تو جناب سپیکر، آج تک آپ اپنی اسمبلی کے ممبران کو نہیں بتا سکے کہ یہ ہم نے ایک سپیشل رات کو نیند میں ایک خواب آیا تھا اور ہم نے خواب دیکھ کے ہم نے بلین ٹری شروع کیا تھا کیونکہ یہ سٹارٹ میں تو بجٹ کا حصہ تھا نہیں، درمیان میں ہی آپ اس کو لے آئے اس پراجیکٹ کو اور پھر اس کا آج تک یہ نہیں بتایا جا سکا کہ وہ بلین ٹری ہم نے واقعتاً ہم نے بلین ٹری لگائے ہیں یا اس کی ترتیب کیا تھی، طریقہ کار کیا تھا، اسمبلی کے ممبران کو نہیں بتایا جناب سپیکر، اور جناب سپیکر، بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آج اس تمام سونامی جو پراجیکٹ تھا اس پہ آج نیب انکوائری کر رہا ہے جناب سپیکر، اور ہم نے کہا تھا، اس وقت بھی کہا تھا کہ اگر ہم یہاں ایوان میں آپ سے ریکویسٹ کرتے ہیں، آپ سے مطالبہ کرتے ہیں تو ہونا یہ چاہیئے کہ ایوان کے اس مطالبے پر عمل ہونا چاہیئے اور اس کی کمیٹی اگر بنی تھی، چھان بین کرنی تھی یا یہاں سے ممبران اس حوالے سے اس کی کرپشن کے حوالے سے کوئی بات کرتے ہیں، تو مقصد بنیادی یہ ہے کہ اگر کہیں پہ کوئی غلط ہو رہا ہے تو وہ آپ کے نوٹس میں آئے اور اس کو ٹھیک کیا جائے جناب سپیکر، لیکن یہاں الٹی بات ہے کہ جب ہم بات کرتے ہیں تو اس کو الٹا سوائے اس کے کہ اپنی سیاسی مخالفت گردان کے اس کو تنقید کا نشانہ سمجھ کے اس کا جواب نہیں دیتے ہیں جناب سپیکر، اور اس کے علاوہ اگر ہم یہاں پہ مطالبہ کرتے ہیں اور ہمارا مقصد یہ ہے کہ حکومت کی لائن صحیح ہو اور ہمارا مقصد یہ ہو کہ اگر آپ کا خود یہ تہیہ کیا ہوا ہے، آپ نے کہ ہم نے تو کرپشن کے نام پہ کرپشن کو ختم کرنا ہے اور لوٹ مار کے ختم کرنے پہ ہم نے ووٹ حاصل کیا ہے جناب سپیکر، تو پھر تو آپ کو ہماری اپوزیشن کو Appreciate کرنا چاہیئے کہ جب آپ کے سامنے وہ پوائنٹ اٹھاتی ہے تو پھر آپ کو چاہیئے کہ اس پہ عمل ہونا چاہیئے جناب سپیکر، اور اگر آپ کی اس اسمبلی کے تھرو اگر اس کی چھان بین ہوتی تو وہ بہتر تھا یا آج اس کی نیب چھان بین کر رہی ہے وہ بہتر ہے جی، اگر آپ کی بنائی ہوئی کمیٹی جو حکومت

اور اپوزیشن کی بنی ہوئی تھی، کیا اس کمیٹی کی چھان بین کی بنیاد پر آپ اس پراجیکٹ کو اچھا کر سکتے تھے، ٹھیک کر سکتے تھے یا آج اگر اس کی نیب انکوائری کرے تو وہ ٹھیک ہے، تو جناب سپیکر، اس میں تو وہ ظاہر بات ہے کہ اگر آپ اس سے صرف نظر کریں گے، آپ اسمبلی کے ممبران کی بات نہیں سنیں گے، اگر اس کے مطالبے پر آپ اس کی جو نشاندہی وہ کر رہے ہیں، اس پر آپ اس کی انکوائری نہیں کریں گے جناب سپیکر، تو پھر کیا سمجھا جائے گا کہ پھر حکومت اس کرپشن میں ساتھ شامل ہے کہ نہیں ہے شامل؟ کیا اپوزیشن حق بجانب ہے اس حوالے سے کہ نہیں ہے جناب سپیکر؟ جب یہاں پہ سب سے پہلے ہمارا یہ سیشن شروع ہوا تھا نیا اور یہاں پہ بات ہوئی تھی جناب سپیکر، اکرم خان درانی صاحب اپوزیشن لیڈر کی حیثیت سے انہوں نے بات کی تھی اور پھر اس ایوان کی جناب سپیکر، سپیکر کے اختیارات کو استعمال کر کے ہم نے یہاں پہ ایک کمیٹی بنائی تھی اور اس کمیٹی کو ہم نے پورے صوبے کے لئے بنایا تھا کہ ہم پورے صوبے کا دورہ کریں گے اور سامنے لائیں گے جناب سپیکر، تو جناب سپیکر، ہمارا مقصد اس میں بنیادی یہ ہے کہ کمیٹی جو بنائی گئی تھی اس کو چاہیئے یہ تھا کہ وہ اس پورے صوبے کا دورہ کرتی اور صوبہ اس کی تحقیق کرتی۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر ڈپٹی سپیکر جناب محمود جان مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> کورم پورا نہیں ہے جناب سپیکر۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> سیکرٹری صاحب، کاونٹ کرئ، کاؤنٹ۔

(شور)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> کورم پورا نہیں اس لئے دو منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائیں، اٹھائیس ممبران ہیں اس لئے دو منٹ کے لئے۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> سیکرٹری صاحب، کاؤنٹ کریں، دو منٹ کے لئے مزید گھنٹیاں بجائیں جی۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> سیکرٹری صاحب، کاؤنٹ پلیز۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: کورم پورا نہیں ہے، 32 ممبرز، 32 ارکان اسمبلی یہاں پہ بیٹھے ہوئے ہیں اور مجھے بہت افسوس ہو رہا ہے، اپوزیشن ریکوزیشن کر کے اجلاس بلاتی ہے، اس پہ لاکھوں روپے خرچہ آتا ہے اور اپوزیشن پھر اپنے ارکان بھی پورے نہیں کر سکتی، تو مجھے نہایت ہی افسوس ہو رہا ہے۔

The sitting is adjourned till 03:00 pm, Tuesday, 15th September, 2020.

(اجلاس بروز منگل مورخہ 15 ستمبر 2020ء بعداز دوپہر تین بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)